سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2016

جمعتہ المبارک، 24- جون 2016

(یوم الجمع، 18- رمضان المبارک 1437ھ)

سولہویں اسمبلی: بائیسواں اجلاس

جلد 22: شمارہ 8

501

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 24۔جون 2015

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

سالانہ بجٹ گوشوارہ بابت سال 17-2016

مطالبات زر برائے سال 17-2016 پر بحث اور رائے شماری

مطالبہ نمبر PC21001	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 81لاکھ 51ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال 17-2016 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "افیون" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 17-2016 جلد اول کے صفحات 1تا9 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21002	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 4۔ارب 49کروڑ 12لاکھ 76ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال 17-2016 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 17-2016 جلد اول کے صفحات 11تا50 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21003	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 8کروڑ 92لاکھ 24ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال 17-2016 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صوبائی آبکاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 17-2016 جلد اول کے صفحات 51تا66 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21004	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 78کروڑ 95لاکھ 46ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال 17-2016 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سٹامپس" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 17-2016 جلد اول کے صفحات 67تا77 ملاحظہ فرمائیں۔

502

مطالبہ نمبر PC21005	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 2۔ارب 74 کروڑ 22 لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال 17–2016 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 17–2016 جلد اول کے صفحات 79 تا 102 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21006	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 10 کروڑ 49 لاکھ 91 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال 17–2016 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "رجسٹریشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 17–2016 جلد اول کے صفحات 103 تا 116 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21007	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 13 کروڑ 37 لاکھ 11 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال 17–2016 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اخراجات برائے قانون موٹر گاڑیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 17–2016 جلد اول کے صفحات 117 تا 132 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21008	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 96 کروڑ 3 لاکھ 65 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال 17–2016 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "دیگر ٹیکس و محصولات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 17–2016 جلد اول کے صفحات 133 تا 154 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21009	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 16۔ارب 36 کروڑ 48 لاکھ 56 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال 17–2016 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "آبپاشی و بحالی اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 17–2016 جلد اول کے صفحات 155 تا 321 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21010	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 31۔ارب 99 کروڑ 58 لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال 17–2016 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "انتظام عمومی" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 17–2016 جلد اول کے صفحات 339 تا 890 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21011	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 15۔ارب 15 کروڑ 41 لاکھ 51 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال 17–2016 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "نظام عدل" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 17–2016 جلد اول کے صفحات 891 تا 954 ملاحظہ فرمائیں۔

503

مطالبہ نمبر PC21012	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو9۔ارب93کروڑ59لاکھ95ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2017کو ختم ہونے والے مالی سال17-2016کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"اخراجات برائے جیل خانہ جات وسزا یافتگان کی بستیاں"برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال17-2016جلداول کے صفحات955تا998ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21013	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو88۔ارب63کروڑ6لاکھ69ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2017کو ختم ہونے والے مالی سال17-2016کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"پولیس"برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال17-2016جلداول کے صفحات999تا1098 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21014	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو15کروڑ90لاکھ69ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2017کو ختم ہونے والے مالی سال17-2016کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"عجائب گھر"برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال17-2016جلداول کے صفحات1099تا1113 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21015	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو61۔ارب27کروڑ36 لاکھ18ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2017کو ختم ہونے والے مالی سال17-2016کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"تعلیم"برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال17-2016جلداول کے صفحات1115تا1380 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21016	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو71۔ارب6کروڑ98لاکھ11ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2017کو ختم ہونے والے مالی سال17-2016کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"خدمات صحت"برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال17-2016جلددوم کے صفحات1تا397ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21017	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو12۔ارب83کروڑ56لاکھ23ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2017کو ختم ہونے والے مالی سال17-2016کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"صحت عامہ"برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال17-2016جلددوم کے صفحات399تا450ملاحظہ فرمائیں۔

504

مطالبہ نمبر PC21018	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 7۔ارب 86 کروڑ 87 لاکھ 89 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال 17-2016 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 17-2016 جلد دوم کے صفحات 451 تا 581 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21019	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 59 کروڑ 93 لاکھ 85 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال 17-2016 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ماہی پروری" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 17-2016 جلد دوم کے صفحات 583 تا 600 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21020	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 4۔ارب 24 کروڑ 49 لاکھ 41 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال 17-2016 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ویٹرنری" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 17-2016 جلد دوم کے صفحات 601 تا 730 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21021	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 22 کروڑ 50 لاکھ 61 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال 17-2016 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "امداد باہمی" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 17-2016 جلد دوم کے صفحات 731 تا 755 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21022	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 7۔ارب 56 کروڑ 5 لاکھ 83 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال 17-2016 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صنعتیں" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 17-2016 جلد دوم کے صفحات 757 تا 817 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21023	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 3۔ارب 97 کروڑ 28 لاکھ 19 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال 17-2016 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرق محکمہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 17-2016 جلد دوم کے صفحات 819 تا 935 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21024	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 4۔ارب 10 کروڑ، 8 لاکھ 45 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال 17-2016 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سول ورکس" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 17-2016 جلد دوم کے صفحات 937 تا 985 ملاحظہ فرمائیں۔

505

مطالبہ نمبر PC21025	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو7۔ارب84کروڑ80لاکھ71ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2017کو ختم ہونے والے مالی سال17-2016کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"مواصلات"برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال17-2016جلد دوم کے صفحات987تا1045 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21026	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو33کروڑ61لاکھ63ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2017کو ختم ہونے والے مالی سال17-2016کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"محکمہ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ"برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال17-2016جلد دوم کے صفحات1047تا1063 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21027	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک ارب55کروڑ79لاکھ51ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2017کو ختم ہونے والے مالی سال17-2016کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"ریلیف"برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال17-2016جلد دوم کے صفحات1065تا1078 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21028	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک کھرب28۔ارب روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2017کو ختم ہونے والے مالی سال17-2016کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"پنشن"برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال17-2016جلد دوم کے صفحات1085تا1090 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21029	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو22کروڑ32لاکھ35ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2017کو ختم ہونے والے مالی سال17-2016کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ"برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال17-2016جلد دوم کے صفحات1091تا1115 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21030	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو65۔ارب45کروڑ30لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2017کو ختم ہونے والے مالی سال17-2016کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"سبسڈیز"برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال17-2016جلد دوم کے صفحات1117تا1123 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21031	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو2۔کھرب82۔ارب27کروڑ72لاکھ96ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2017کو ختم ہونے والے مالی سال17-2016کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"متفرقات"برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال17-2016جلد دوم کے صفحات1125تا1283 ملاحظہ فرمائیں۔

506

مطالبہ نمبر PC21032	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو6کروڑ89لاکھ79ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2017کو ختم ہونے والے مالی سال17-2016کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"شہری دفاع" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال17-2016جلد دوم کے صفحات1285تا1306ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC13033	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جوایک کھرب24۔ارب49 کروڑ11لاکھ 60ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2017کو ختم ہونے والے مالی سال17-2016کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"غلہ اور چینی کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال17-2016جلد دوم کے صفحات1307تا 1328 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC13034	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو4کروڑایک لاکھ33ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2017کو ختم ہونے والے مالی سال17-2016کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد" میڈیکل سٹورز اور کوئلے کی سرکاری تجارت"برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال17-2016جلد دوم کے صفحات1329تا1340 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC13035	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2017کو ختم ہونے والے مالی سال17-2016کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"قرضہ جات برائے سرکاری ملازمین"برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال17-2016جلد دوم کے صفحات1341تا1345 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC13050	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو10۔ارب روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2017کو ختم ہونے والے مالی سال17-2016کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"سرمایہ کاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال17-2016جلد دوم کے صفحات1369تا1373 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC22036	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو3۔کھرب88۔ارب49کروڑ80لاکھ93ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2017کو ختم ہونے والے مالی سال17-2016کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"ترقیات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر(ترقیات) برائے سال17-2016جلداول کے صفحات 1 تا1127ملاحظہ فرمائیں۔

507

مطالبہ نمبر PC12037

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو45۔ارب52کروڑ80لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2017کو ختم ہونے والے مالی سال17-2016کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"تعمیرات آبپاشی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلات مطالبات زر(ترقیات) برائے سال17-2016جلد دوم کے صفحات1تا63ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC12038

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو56کروڑ53لاکھ95ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2017کو ختم ہونے والے مالی سال17-2016کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"زرعی ترقی و تحقیق" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلات مطالبات زر(ترقیات) برائے سال17-2016جلد دوم کے صفحات65تا69ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC12040

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو50کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2017کو ختم ہونے والے مالی سال17-2016کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"ٹاؤن ڈویلپمنٹ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلات مطالبات زر(ترقیات) برائے سال17-2016جلد دوم کے صفحات71تا73ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC12041

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو78۔ارب98کروڑ92لاکھ67ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2017کو ختم ہونے والے مالی سال17-2016کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"شاہرات وپل" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلات مطالبات زر(ترقیات) برائے سال17-2016 جلد دوم کے صفحات75تا321 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC12042

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو35۔ارب91کروڑ92 لاکھ،45ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2017کو ختم ہونے والے مالی سال17-2016کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"سرکاری عمارات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلات مطالبات زر(ترقیات) برائے سال17-2016 جلد دوم کے صفحات323تا 684ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC12043

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو15۔ارب52کروڑ95لاکھ93ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2017کو ختم ہونے والے مالی سال17-2016کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"قرضہ جات برائے میونسپلٹیز/ خود مختار ادارہ جات وغیرہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلات مطالبات زر(ترقیات) برائے سال17-2016جلد دوم کے صفحات685تا696ملاحظہ فرمائیں۔

509

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا بائیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،24۔جون2016

(یوم الجمع،18۔رمضان المبارک1437ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز،لاہور میں صبح9بج کر30منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور احمد چشتی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمO

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِO

أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ
كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿١٧﴾ وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿١٨﴾ وَإِلَى
الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿١٩﴾ وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿٢٠﴾
فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنتَ مُذَكِّرٌ ﴿٢١﴾

سورة الغَاشِيَة آیات 17 تا 21

یہ لوگ اونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسے (عجیب) پیدا کئے گئے ہیں(17)اور آسمان کی طرف کہ کیسے بلند کیا گیا ہے(18)اور پہاڑوں کی طرف کہ کس طرح کھڑے کئے گئے ہیں(19)اور زمین کی طرف کہ کس طرح بچھائی گئی(20)تو تم نصیحت کرتے رہو کہ تم نصیحت کرنے والے ہی ہو(21)

وماعلینا الاالبلاغO

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

مجھے در پر پھر بلانا مدنی مدینے والے
میرے بخت پھر جگانا مدنی مدینے والے
میں اگرچہ ہوں کمینہ تیرا ہوں شاہِ مدینہ
مجھے سینے سے لگانا مدنی مدینے والے
تیری جبکہ دید ہوگی جبھی مری عید ہوگی
میرے خواب میں تم آنا مدنی مدینے والے
میری آنے والی نسلیں تیرے عشق میں ہی مچلیں
انہیں نیک تم بنانا مدنی مدینے والے

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق نمبر 20/16 سردار علی رضا خان دریشک کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 21/16 بھی سردار علی رضا خان دریشک کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 22/16 بھی سردار علی رضا خان دریشک کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 24/16 جناب عبدالمجید خان نیازی کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 25/16 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کی ہے ان کے ملک سے باہر ہونے کی وجہ سے یہ پہلے ہی pending ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 28/16 جناب جمیل حسن خان کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 449 میاں طارق محمود! آپ کل ٹائم لے رہے تھے۔ میں نے کل آپ کو ٹائم اس لئے نہیں دیا تھا کیونکہ معاملات آگے چل رہے تھے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ذرا مہربانی فرمادیں یہ ضروری مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: آپ اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں۔

وحدت کالونی لاہور کو گرا کر کثیر المنزلہ فلیٹس بنانے کا انکشاف

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ صوبائی سرکاری ملازمین کی کثیر تعداد وحدت کالونی میں واقع سرکاری گھروں میں رہائش پذیر ہے۔ یہ سرکاری کالونی 1955 میں قائم کی گئی جس میں زیادہ رہائش گاہیں سنگل سٹوری ہیں جس میں ملازمین

کو صحت مند ماحول اور تازہ آب و ہوا فراہم کرنے کے لئے ہر گھر میں صحن جیسی سہولت بھی دی ہوئی ہے۔ یہ حقیقت کسی سے چھپی نہ ہے کہ ماضی میں مفاد پرست پالیسی سازوں کی طرف سے وحدت کالونی کی اکھاڑ بچھاڑ کرنے کی غرض سے کالونی کے موجودہ سٹرکچر کو تبدیل کر کے اس میں کئی منزلہ فلیٹ بنانے، شاپنگ مال اور پلازے بنانے کے لئے غیر ملکی کمپنی البراک کے ہاتھوں فروخت کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ اس معاملہ کو جب معزز ایوان میں پیش کیا گیا تو محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی نے یہ یقین دہانی کروائی کہ حکومت کی کوئی ایسی پالیسی ہے اور نہ وحدت کالونی کے نقشہ میں تبدیلی کرنے کا منصوبہ رکھتی ہے لیکن اب پھر اسی منصوبہ کو دہرانے کے لئے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی، اسٹیٹ آفس کے سرکاری اہلکاران گھر گھر جا کر سروے کر رہے ہیں، ہر الاٹی سے اس کا عہدہ، اس کا موجودہ سکیل، گھر میں رہنے والے افراد کی تعداد پوچھ رہے ہیں۔ جب الاٹی اس معنی خیز سروے کے متعلق دریافت کرتے ہیں تو یہ بے دھڑک، کھلے الفاظ میں بتا دیا جاتا ہے کہ حکومت تمام کالونی کو گرا کر یہاں آٹھ منزلہ فلیٹ تعمیر کرنے جا رہی ہے۔ اس مقصد کے لئے سروے کیا جا رہا ہے۔ یہ سن کر ملازمین کے اندر سخت مایوسی اور بے چینی پائی جا رہی ہے۔ یہاں یہ امر بھی قابل غور ہے کہ 1955 میں جب یہ کالونی تعمیر کی گئی تھی اس وقت اس کا رقبہ 2473 کنال 2 مرلے اور 68 مربع فٹ تھا۔ اس کے 1515 کنال کے رقبہ پر 2500 سے زائد سنگل سٹوری گھر بنائے گئے بقیہ رقبہ پر گراؤنڈ، سڑکیں، قبرستان، سکولز، کالجز، مارکیٹس اور مساجد بنائی گئی ہیں۔ اس میں اہم ترین بات یہ ہے کہ 639 کنال 18 مرلہ پر لوگوں نے قبضہ کر لیا جس کو حکومت نے خالی کروانے کی بجائے سیاسی مصلحت کے تحت اسے کچی آبادی ڈیکلئر کر دیا اور ان کو مالکانہ حقوق دے دیئے اور آج بھی 45 کنال 18 مرلے پر ناجائز قابضین قبضہ جمائے ہوئے ہیں اور ان کے کیسز عدالتوں میں عرصہ دراز سے چل رہے ہیں اور ان کا فیصلہ ہوتا دکھائی نہیں دیتا کیونکہ حکومت ان کیسز میں دلچسپی نہیں لیتی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت ان قبضہ مافیا کے سامنے بے بس دکھائی دیتی ہے۔ سرکاری ملازمین جو قبضہ گروپ ہوتا ہے اور نہ ہی کسی سرکاری زمین پر ناجائز قبضہ کرنے کی جرأت کر سکتا ہے۔ وحدت کالونی میں رہائش پذیر الاٹیوں کی منتخب شدہ سوسائٹی پچھلے 30 سالوں سے ہر دور میں حکومت سے مطالبہ کرتی چلی آئی ہے کہ ان کو موجودہ رہائش گاہیں مالکانہ حقوق پر دے دیں جس کی وہ قیمت چکانے کے لئے تیار ہیں لیکن ہر حکومت نے یقین دہانی کروائی اور عملی طور پر کوئی مظاہرہ نہ کیا جبکہ حکومت خود کچی آبادی بنا سکتی ہے، قبضہ مافیا کو زمین دے سکتی ہے تو کیا سرکاری ملازمین کو جگہ دینا جرم بن گیا ہے؟ جب یہ صورتحال مفاد پرست پالیسی سازوں نے دیکھی تو انہوں نے ملازمین کو زندہ در گور

کرنے کا منصوبہ بنالیا اور ان کو ڈربہ خانوں یعنی کہ مرغی خانوں میں رکھنے پر مجبور کرنے کا پلان بنالیا ہے۔ اب حکومت ان گھروں کو گرا کر وہاں کئی منزلہ فلیٹ بنائے گی جس کی تعداد آٹھ یا زیادہ بھی ہو سکتی ہے۔ جس میں عزت دار گھرانے کا رہنا محال ہو جائے گا اور بوڑھے ملازمین، ان کے والدین جو شوگر کے مریض، ہارٹ کے مریض، جوڑوں کے درد کے مریض ہیں ان کا کیونکر ان فلیٹس میں گزارہ ہو گا؟ حکومت نے ایک سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت ملازمین کو ان گھروں سے بے دخل کرنے کا ارادہ کر لیا ہے جو ملازمین کے لئے نہ صرف جان لیوا ثابت ہو گا بلکہ ان کی زندگیاں اجیرن بنا ڈالے گا۔ یہ معاملہ اس قدر سنجیدہ اور سنگین ہے کہ اسمبلی فوری دخل اندازی کر کے سرکاری ملازمین کو حکومت کے اس بے رحمانہ سلوک اور برتاؤ سے بچائے اور انہیں محفوظ راستہ مہیا کرنے کا ذریعہ بنے۔ متذکرہ صورتحال سے ملازمین میں حکومت کے خلاف سخت غم وغصہ پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 445/16 جناب امجد علی جاوید کی ہے۔ جی، امجد علی جاوید!

جی سی یونیورسٹی فیصل آباد میں متعدد ڈینز کی غیر قانونی تعیناتی

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ایکسپریس" مورخہ 7-جون 2016 کی خبر کے مطابق گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد کے ڈیپارٹمنٹس کے تمام ڈینز کی تعیناتی غیر قانونی اور میرٹ کے برعکس کی گئی۔ جی سی یونیورسٹی شعبہ کیمسٹری کی چیئرمین شپ سے فارغ ہونے والے ڈاکٹر افتخار نے پنڈورا باکس کھول دیا۔ انہوں نے جی سی یونیورسٹی کے سنڈیکیٹ کو دی گئی اپنی تحریری درخواست میں کہا ہے کہ میں نے ڈینز سوشل سائنسز ڈاکٹر حق نواز، ڈینز مینجمنٹ سائنسز ڈاکٹر حضور صابر، ڈینز سائنس اینڈ ٹیکنالوجی ڈاکٹر زبیر، ڈینز اسلامک اور ینٹل لرننگ ڈاکٹر ہمایوں اور ڈاکٹر صوفیہ انور کو وائس چانسلر کے حکم پر قانون اور ضابطے کے برعکس اہل قرار دیا تھا۔ یہ لوگ مذکورہ بالا عہدوں کے اہل نہیں تھے۔ تفصیلات کے مطابق جی سی یونیورسٹی فیصل آباد کے چیئرمین شعبہ کیمسٹری ڈاکٹر افتخار جنہیں اب فارغ کر دیا گیا ہے، انہوں نے یونیورسٹی کے سنڈیکیٹ کو دستاویزی ثبوتوں کے ساتھ درخواست جمع کروائی ہے جس میں انہوں نے

تسلیم کیا ہے کہ یونیورسٹی کے تمام ڈینز کی تقرری میرٹ اور قواعد کے خلاف کی گئی ہے یہ لوگ یونیورسٹی کے اس انتہائی اہم ترین عہدے کے تقاضوں اور معیار کے مطابق اہل نہیں تھے۔ میں نے وائس چانسلر کے حکم پر انہیں اس عہدے کے لئے اہل قرار دیا۔ ان کی تقرری خلاف ضابطہ اور سو فیصد غیر قانونی ہے۔ انہوں نے سنڈیکیٹ کے سامنے بیان دیتے ہوئے کہا کہ جن تقرریوں کے الزام میں مجھے نااہل قرار دیا جا رہا ہے وہ تقرریاں اب بھی موجود ہیں اور وہ لوگ آج بھی یونیورسٹی میں اپنے عہدوں پر فائز ہیں۔ اگر وہ تقرریاں کرنے والے کو نااہل قرار دیا جارہا ہے تو وہ کیسے اہل اور ان کی تقرریاں کیسے قانونی ہو گئیں؟ سنڈیکیٹ میں ڈاکٹر افتخار کے انکشافات کے بعد تمام ممبران حیرت میں ڈوب گئے۔ اجلاس میں بعض ممبران نے اظہار رائے کرتے ہوئے کہا کہ جس یونیورسٹی میں ڈینز کا معیار یہ ہو گا وہاں تعلیم کا معیار کیا ہو گا؟ اس صورتحال کے منظر عام پر آنے سے طلباء، ان کے والدین اور اہل علم و دانش میں شدید اضطراب اور بے چینی پائی جاتی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر بہبود آبادی، تحفظ ماحول / ہائر ایجوکیشن (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کر دیا جائے تاکہ پوری تفصیل لے کر ہاؤس کو بتائی جا سکے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 447/16 محترمہ شُنیلا رُوت کی ہے۔ جی، محترمہ!

دوا ساز کمپنیوں کا ادویات کی قیمتوں میں از خود اضافہ

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" مورخہ 8۔ جون 2016 کی خبر کے مطابق لاہور ادویہ ساز کمپنیز کا خاموشی سے ادویات کی قیمتوں میں اضافے کا سلسلہ جاری ہے۔ شوگر کی ادویات کی قیمتوں میں 40 سے 50 روپے تک اضافہ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ جان بچانے والی ادویات 15 سے 20 فیصد مہنگی کر دی گئیں۔ ادویہ ساز کمپنیوں کو رمضان المبارک میں بھی شہریوں پر رحم نہ آیا۔ چند روز قبل شوگر کی دوائی ڈائنل ایم کو مارکیٹ میں نایاب کر دیا گیا پھر قیمت 120 روپے سے اچانک 170 روپے کر کے اسے مارکیٹ میں لے آئے۔ اسی

طرح گیٹرل 4 ملی گرام کی ڈبی کی قیمت 320 روپے تھی اس کو بڑھا کر 360 روپے کر دیا گیا مگر کسی محکمہ کی جانب سے کسی قسم کا کوئی ایکشن نہیں لیا گیا جس پر شہریوں نے احتجاج کرتے ہوئے کارروائی کا مطالبہ کیا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، ہیلتھ منسٹر صاحبہ!

وزیر خزانہ / صحت (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر! میری request ہو گی کہ اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 448/16 جناب احمد شاہ کھگہ کی ہے۔ جی، کھگہ صاحب!

سرکاری ہسپتالوں میں جعلی ادویات سپلائی ہونے کا انکشاف

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جہان پاکستان" مورخہ 8-جون 2016 کی خبر کے مطابق لاہور، پنجاب کے سرکاری ہسپتالوں کو سپلائی کی جانے والی کروڑوں روپے مالیت کی ادویات لیبارٹری ٹیسٹ میں جان لیوا ثابت ہونے پر ایف آئی اے نے تفتیش کا دائرہ وسیع کر دیا۔ ذرائع کے مطابق ایف آئی اے کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر چودھری اعجاز احمد کی سربراہی میں چھاپہ مار ٹیم نے کچھ عرصہ قبل نیو مسلم ٹاؤن میں واقع کیلکس فارماسیوٹیکل کے دفتر چھاپہ مار کر ریکوسین نامی دوا برآمد کی جو پنجاب کے ہسپتالوں کو سپلائی کی جارہی تھی اور اس پر حکومت پنجاب کا مونوگرام بھی موجود تھا۔ ایف آئی اے کو تفتیش کے دوران پتا چلا کہ کمپنی نے ادویات فراہمی کے لئے اپنی رجسٹریشن بھی نہیں کروائی اور جعلی رجسٹریشن لیٹرز پر حکومت پنجاب کو ادویات سپلائی کی جارہی تھیں جن کی محکمہ صحت پنجاب کے اعلیٰ حکام نے کبھی تصدیق بھی نہیں کرائی۔ ایف آئی اے حکام نے مختلف ہسپتالوں سے ریکوسین کی دوا کے نمونے حاصل کرکے اسے لیبارٹری میں ٹیسٹ کے لئے بھجوائے تو یہ جعلی اور انتہائی مضر صحت ثابت ہوئے۔ ذرائع کے مطابق برآمد ہونے والی دوسری ادویات گلٹز فارماسیوٹیکل کمپنی کی لیکٹوجز کے بارے میں بھی لیبارٹری نے جعلی اور انتہائی مضر صحت کی رپورٹ بھجوائی ہے۔ ایف آئی اے نے جعلی ادویات کی پنجاب کے ہسپتالوں کو سپلائی

میں ملوث سرکاری اہلکاران اور دوسرے ملزمان کی گرفتاری کے لئے تفتیش کا دائرہ وسیع کر دیا ہے۔ عوام الناس، مریضوں اور عوامی حلقوں نے احتجاج کرتے ہوئے حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ آئے روز ہسپتالوں میں جعلی ادویات کے بارے میں ہولناک انکشافات ہو رہے ہیں حکومت اس وباء کو ختم کرنے میں کیوں ناکام ہے اور خصوصاً اب جبکہ پنجاب میں بھی اس ضمن میں قانون سازی کی گئی ہے اور اتھارٹی بھی بنائی گئی۔ انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ جو معاملہ انسانی زندگیوں سے متعلق ہو اس پر فوری مؤثر اقدامات کئے جائیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر خزانہ / صحت (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اب تحریک التوائے کار نمبر 401/2016 سردار شہاب الدین خان کی ہے۔ جی سردار صاحب!

ضلع مظفر گڑھ کے کنٹریکٹ پیرا میڈیکل سٹاف کو مستقل کرنے کا مطالبہ

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ محکمہ صحت ضلع مظفر گڑھ کے کنٹریکٹ پیرا میڈیکل سٹاف کو عرصہ اڑھائی سال سے زائد گزر جانے کے باوجود تاحال مستقل نہ کیا جا سکا۔ حکومت پنجاب نے سال 2013 میں ڈسپنسرز، ایل ایچ ویز، مڈوائیوز اور دیگر پیرا میڈیکل سٹاف کو مستقل کرنے کا نوٹیفکیشن جاری کیا تھا اور پنجاب کے بیشتر اضلاع میں اس پر عملدرآمد بھی ہو چکا ہے لیکن مظفر گڑھ کے پیرا میڈیکل سٹاف کو ابھی تک مستقل نہ کیا جا سکا۔ اب یہ عملہ کنٹریکٹ پر رہا ہے اور نہ ہی مستقل ہو سکا ہے۔ ای ڈی او ہیلتھ مظفر گڑھ کے آفس میں اس سلسلہ میں پوچھا جائے تو وہ صرف یہی جواب دیتے ہیں کہ فائل گزشتہ ایک سال سے ڈی سی او مظفر گڑھ کی ٹیبل پر پڑی ہے وہ نکالتے ہی نہیں اس وجہ سے عملہ کے یہ لوگ شدید ذہنی تناؤ کا شکار ہیں اور ان افراد سے وابستہ سینکڑوں خاندان بھی پریشانی کا شکار ہیں لہٰذا استدعا ہے کہ حکومت پنجاب کے احکامات کے مطابق دیگر اضلاع کی طرح مظفر گڑھ کے محکمہ صحت کے کنٹریکٹ ملازمین کو فی الفور

مستقل کیا جائے تاکہ یہ لوگ یکسوئی اور اطمینان کے ساتھ اپنے فرائض سرانجام دے سکیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر خزانہ / صحت (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 450/2016 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔ جی، محترمہ!

میو ہسپتال لاہور کے آئی سی یو کے لئے خریدے گئے وینٹی لیٹرز میں گھپلوں کا انکشاف

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جہان پاکستان" مورخہ 9۔ جون 2016 کی خبر کے مطابق میو ہسپتال میں آئی سی یو کے لئے خریدے گئے وینٹی لیٹرز میں قواعد کی خلاف ورزی کرتے ہوئے لاکھوں روپے کے گھپلوں کا انکشاف ہوا ہے تاہم کسی بھی ذمہ دار کا تعین کیا جا سکا ہے اور نہ ہی محکمہ کی طرف سے کوئی ایکشن لیا گیا۔ ذرائع کے مطابق میو ہسپتال میں آئی سی یو کے لئے وینٹی لیٹرز خریدے جانے تھے جس کے لئے ہسپتال کے ایم ایس نے سیکرٹری ہیلتھ کی رضامندی کے ساتھ دو دن کے اندر ایک ہی کمپنی ایم ایس ایسٹرن میڈیکل کو ٹھیکے دے دیئے گئے۔ اس کمپنی نے ایم ایس میو ہسپتال اور سیکرٹری ہیلتھ کی پشت پناہی حاصل ہونے کے باعث وینٹی لیٹرز کی خریداری میں ہیرا پھیری سے کام لیتے ہوئے مقرر کردہ ریٹس سے زائد نرخوں پر وینٹی لیٹرز خرید لئے جس سے سرکاری خزانے کو 17 لاکھ روپے سے زائد کا نقصان اٹھانا پڑا۔ اس پر محکمہ آڈٹ نے اعتراضات اٹھاتے ہوئے متعلقہ محکمہ کو آگاہ کیا کہ کمپنی کو رولز کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ٹھیکے دیئے گئے ہیں اور مقرر کردہ ریٹس سے زائد قیمت پر وینٹی لیٹرز خریدے گئے ہیں لہٰذا محکمہ اس کی انکوائری کروائے اور سرکاری خزانے کو نقصان پہنچانے والے افراد کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر خزانہ / صحت (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending فرمادیں۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 2016/404 چودھری اشرف علی انصاری کی ہے۔ جی، انصاری صاحب!

ٹی ایچ کیو ہسپتال کامونکی کو اپ گریڈ کرنے کی بجائے آن لائن کرنے سے مریضوں کی مشکلات میں اضافہ

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 26۔ مئی 2016 روزنامہ "نوائے وقت" لاہور کی خبر کے مطابق کامونکی، تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کی اپ گریڈیشن کرنے کی بجائے آن لائن کر دیا گیا۔ آن لائن کے بعد مریضوں کی مشکلات میں اضافہ، کئی ٹوکن نہ ملنے پر واپس گھر لوٹنے لگے۔ تفصیلات کے مطابق 35 سال قبل ڈیڑھ دو لاکھ کی آبادی کے لئے بنائے جانے والے ٹی ایچ کیو ہسپتال کو مقامی سیاستدانوں کے کئی دفعہ اعلانات کے باوجود بھی اپ گریڈ نہیں کیا جا سکا ہے۔ آبادی میں ہونے والے بے تحاشا اضافہ سے 60 بیڈز کا ہسپتال آٹھ لاکھ لوگوں کو علاج معالجہ کی سہولیات فراہم کرنے میں ناکامی سے دوچار دکھائی دیتا ہے۔ ہسپتال میں گزشتہ کئی سالوں سے سرجن، پتھالوجسٹ، ریڈیالوجسٹ، دو میڈیکل آفیسرز اور دو ایڈیشنل پرنسپل میڈیکل آفیسرز کی اسامیاں خالی پڑی ہیں۔ بے ہوش کرنے والا ڈاکٹر و سرجن نہ ہونے سے ہسپتال میں سرجری کا سلسلہ بھی کئی سال سے معطل ہے اور لوگ آپریشنز کے لئے لاہور اور گوجرانوالہ کے ہسپتالوں کا رخ کرنے پر مجبور ہیں۔ حکومت پنجاب نے ڈاکٹرز کی تعیناتی کی بجائے 23 کے قریب کمپیوٹر آپریٹرز تعینات کر کے ہسپتال کو آن لائن کر دیا ہے۔ آن لائن کرنے کے بعد مریضوں کی مشکلات کم ہونے کی بجائے بڑھ گئی ہیں کیونکہ مریضوں کو ڈیٹا انٹری کے تکلیف دہ مراحل میں سے گزرنا پڑتا ہے اور کئی ایک ٹوکن نہ ملنے پر علاج معالجہ کے بغیر ہی گھروں کو واپس ہو جاتے ہیں۔ ہسپتال میں بے ہوش کرنے والا ڈاکٹر موجود نہ ہونے سے آپریشن تھیٹر میں معمولی نوعیت کے آپریشنز ہی کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح دیگر عملہ کی تعداد بھی strength کے مطابق نہ ہے جس کی وجہ سے یہ ہسپتال جس مقصد کے

لئے بنایا گیا تھا وہ مقاصد حاصل کرنے میں ناکام نظر آتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر خزانہ / صحت (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending فرمادیں۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

مطالبات زر برائے سال 17-2016 پر بحث اور رائے شماری

(---جاری)

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ گوشوارہ سالانہ بجٹ بابت سال 17-2016 کے مطالبات زر پر کارروائی دوبارہ شروع کرتے ہیں۔ کل مورخہ 23۔جون 2016 کے اجلاس میں مطالبہ زر نمبر PC-21018 اور مطالبہ زر نمبر PC-22036 پر پیش کردہ کٹوتی کی تحریک پر ووٹنگ ہو چکی ہے۔ مطالبہ زر PC-21016 پر پیش کردہ کٹوتی کی تحریک پر تقاریر جاری تھیں اور وزیر صحت نے ابھی کٹوتی کی تحریک میں اٹھائے گئے نکات کا جواب دینا ہے اور اس کے بعد رائے شماری ہوگی۔ جیسا کہ اعلان کیا گیا تھا کہ کٹ موشن کے ذریعے مطالبہ زر پر کارروائی آج صبح 11 بجے تک جاری رہے گی۔11:00 بجے کے بعد باقی ماندہ مطالبات زر پر کارروائی قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر (4)144 کے تحت guillotine کے اطلاق کے ذریعے براہ راست سوال کے ذریعے ہوگی۔ محترمہ خدیجہ عمر! کل آپ اس پر بات کر رہی تھیں، آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! شکریہ۔ چونکہ وقت کم ہے، ہمارے باقی ڈیپارٹمنٹس بھی ابھی رہتے ہیں تو میں اس کو مختصراً wind up کروں گی۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو رحمٰن اور رحیم ہے۔ یہاں پر میں کل اس بات کا ذکر کر رہی تھی اور یہ واضح طور پر clear بھی کرنا چاہتی ہوں کہ میں جب بھی کوئی مثال دیتی ہوں یا کسی دور کا حوالہ دیتی ہوں تو اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہوتا کہ کسی کو letdown کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اس کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ ہم---

جناب سپیکر: اصلاح کے لئے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جی، بالکل۔ اس سے ہم بہتری لا سکتے ہیں۔ کوئی بھی آدمی perfect نہیں ہوتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: کوشش یہ کی جائے کہ کسی کی دل آزاری نہ ہو۔ مہربانی۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! دل آزاری کی بات نہیں ہے، اگر چیف منسٹر کوئی اچھا کام کرے گا تو ہم اس کو appreciate کریں گے لیکن ایک دور میں ایک چیف منسٹر نے اگر کوئی اچھا کام کیا ہے، اس کا حوالہ دے دیا جائے۔۔۔

جناب سپیکر: اس کا اس بجٹ سے تو کوئی تعلق نہیں ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اس کا اس بجٹ سے تعلق ہے۔

جناب سپیکر: میں نہیں سمجھتا کہ آپ کی بات درست ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اس کا اس سے تعلق ہے کیونکہ وہ اس ملک میں، اس صوبے میں ہی بجٹ بنا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے اپنا ٹائم ضائع کرنا ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اس میں جو خاطر خواہ results نکلے تھے اور اس سے اچھے نتائج نکلے تھے اس سے ہمیں سبق سیکھنا چاہئے۔

جناب سپیکر: آپ relevant رہ کر بات کریں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اس میں تو کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ اس کو ہم اپنی انا کا مسئلہ بنا لیں۔ میں یہاں پر ذکر کرنا چاہوں گی کہ ہیلتھ سپر وائزرز پروگرام جو تھا، جس مقصد کے لئے شروع کیا گیا تھا، اس میں گورنمنٹ نے دیہی علاقوں میں "ماں اور بچے" کی صحت کے حوالے سے ہیلتھ پروگرام شروع کیا تھا۔ اس سلسلے میں ہیلتھ سپر وائزرز کے ساتھ خصوصی الاؤنسز کا وعدہ کیا گیا تھا لیکن وہ وعدہ ابھی تک پورا نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر! میری اس سلسلے میں محترمہ وزیر خزانہ سے گزارش ہوگی کہ جو آپ commitment کریں اسے پورا بھی کریں۔ پچھلے آٹھ سال کی practice میں ہم دیکھ رہے ہیں کہ وہ

اس طرح سے پوری نہیں ہو پاتیں جس طرح سے آپ لوگ commitment کرتے ہیں۔اس کے بعد کرپشن کے متعلق عرض کروں گی کہ یہ ایک سنگین معاملہ ہے۔یہاں پر میں محکمہ صحت کے حوالے سے یہ ضرور عرض کرنا چاہوں گی کہ پانچ محکمے ایسے ہیں جو پبلک اکاؤنٹس کمیٹی میں سر فہرست ہیں،ان میں محکمہ صحت نمبر1 پر ہے۔ محکمہ صحت میں کروڑوں روپے کی کرپشن کے حوالے سے ساڑھے تیرہ ہزار آڈٹ پیرے موجود ہیں۔

جناب سپیکر!وزیر اعلیٰ پنجاب سے میری گزارش ہے کہ اگر وہ اپنی governance اور محکموں کی کرپشن دیکھنا چاہتے ہیں تو وہ ان کی فائلیں منگوالیں،اس سے ان کو اندازہ ہو جائے گا کہ کرپشن کے کیا حالات ہیں۔2014-15 کی رپورٹ کے مطابق ایک ارب 67 کروڑ 47 لاکھ روپے کی کرپشن سامنے آئی ہے۔90 کروڑ روپے بغیر منظوری کے Users Charges کے نام پر مریضوں سے بٹورے گئے۔اس رقم میں سے 33 کروڑ روپے کا Postal Ledger Account اندراج میں موجود ہی نہیں ہے۔21 کروڑ روپے کی رقم غیر قانونی طور پر Sales Tax کی مد میں ادا کی گئی ہے۔22 کروڑ روپے بغیر منظوری الاؤنسز کی مد میں ادا کر دیئے گئے ہیں۔ محکمہ صحت میں ایک چھوٹی سی کرپشن کی example آپ کے سامنے پیش کر رہی ہوں۔

جناب سپیکر!میں یہاں پر یہ بھی کہوں گی کہ ایک اور کرپشن کا ذریعہ جو یہاں پر بنا ہوا ہے،وہ یہ ہے کہ محکمہ صحت کے افسران ایک اور جدید طریقے سے کرپشن کر رہے ہیں۔ مختلف خریداری کی مد میں کروڑوں روپے لے کر منافع بخش اکاؤنٹس میں رکھ دیا جاتا ہے اور پھر اس کا منافع کھایا جاتا ہے۔آڈیٹر جنرل پاکستان کی 2014-15 کی رپورٹ کے مطابق حکومت پنجاب نے اپنے مختلف اداروں کے لئے گاڑیاں اور دیگر دفتری سامان خریدنے کا پروگرام بنایا مگر بروقت خریداری کی بجائے خطیر رقم منافع بخش اکاؤنٹس میں رکھ دی گئی اور یہ practice اب عام ہو چکی ہے۔ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ اس کا خصوصی آڈٹ کروایا جائے اور منافع بخش اکاؤنٹس میں رکھی جانے والی رقم کے منافع کے بارے میں ایوان میں رپورٹ بھی پیش کی جائے۔اسی طرح 40 فیصد سے زائد صحت کے بنیادی مراکز میں ادویات اور طبی عملہ موجود نہیں ہے،35 فیصد مراکز میں ایم بی بی ایس ڈاکٹرز نہیں ہیں۔ینگ ڈاکٹرز اور نرسز سے extra timing duty لی جاتی ہے جس کی وجہ سے ان کا مریضوں کے ساتھ اکتاہٹ والا رویہ ہوتا ہے۔ہیلتھ کیئر کمیشن نے ابھی recently ایک رپورٹ دی ہے جس میں پرائیویٹ ہسپتالوں اور سرکاری ہسپتالوں کے پانی کے نمونہ جات بھیجے گئے جس سے پتا چلا کہ اس پانی میں انفیکشن موجود ہے اور جو بھی

مریض ان ہسپتالوں میں آتے ہیں وہ ٹھیک ہونے کی بجائے مزید بیمار ہو کر چلے جاتے ہیں۔اس کی وجہ سے بے تحاشا اموات کی اطلاعات بھی موجود ہیں۔

جناب سپیکر!یونین کونسلز کی سطح پر میٹر نٹی ہوم تعمیر کئے جائیں،وزیر آباد کارڈیالوجی ہسپتال کے متعلق میری آپ سے گزارش ہے،ہاتھ باندھ کر گزارش کرتی ہوں کہ خدارا اس ہسپتال کو سیاسی اکھاڑے سے نکال دیا جائے اور اس ہسپتال کو operational کیا جائے۔اس کی سزا عوام کو نہ دی جائے کہ یہ چودھری پرویز الٰہی کا منصوبہ ہے۔اس کے علاوہ fulltime وزیر صحت مقرر کیا جائے جس کی اشد ضرورت ہے۔صوبہ کے تمام ہسپتالوں کی ایمرجنسی میں سو فیصد مفت ادویات فراہم کی جائیں۔صوبے کے تمام ہسپتالوں کو کوالیفائیڈ ڈاکٹرز مہیا کئے جائیں۔ینگ ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کے مسائل حل کئے جائیں جس کی وجہ سے وہ ہر وقت سڑکوں پر سراپا احتجاج ہوتے ہیں۔بہت شکریہ

جناب سپیکر:بہت شکریہ،مہربانی۔ڈاکٹر مراد راس!۔۔۔تشریف نہیں رکھتے،وہ کل بھی تشریف نہیں رکھتے تھے،کل بھی میں نے ان کا نام پکارا تھا لیکن آج پھر موجود نہیں ہیں۔اس پر اپوزیشن کے کوئی اور دوست بات کرنا چاہتے ہیں؟محترمہ وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ / صحت(ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا):جناب سپیکر!شکریہ۔عوام کو صحت کی بہترین سہولیات کی فراہمی اس حکومت کا نصب العین ہے۔یہ بات میں نے اپنی بجٹ تقریر کے دوران بھی emphasis کی تھی۔In fact ہم نے جو پانچ priority areas اس سال بجٹ میں رکھے ہیں،اس میں صحت نمبر 2 پر ہے،اس سے clear ثابت ہوتا ہے اور صحت ہماری حکومت کی اوّلین ترجیحات میں شامل ہے۔عوام کو ان کی دہلیز پر اچھے معیار کی صحت کی سہولیات دینا ہمارا اس بجٹ میں ایک بہت بڑا objective ہے۔ہم پچھلے اڑھائی سال سے road map کے تحت اور delivery mechanism کے تحت صحت کی مختلف سہولتوں کو improve کرنے میں دن رات محنت کر رہے ہیں۔ہمیں اس کے کچھ اچھے نتائج بھی نظر آ رہے ہیں۔

جناب سپیکر!میں نے اپنی بجٹ تقریر میں بھی بتایا تھا کہ preventive health کو بہت زیادہ emphasis کیا جا رہا ہے اور اس میں کچھ success بھی ہمیں ملی ہے۔Vaccination coverage میں 22فیصد اضافہ ہوا ہے۔جہاں ہمارے initiatives میں بہت ساری ہمیں successes ملی ہیں،وہاں ہمیں یہ بھی اندازہ ہے کہ ابھی اور کام کرنا باقی ہے۔ہم یہ قطعی طور پر نہیں کہہ رہے ہیں.Whatever needs to be done has been done اس سلسلے کو آگے

بڑھاتے ہوئے ہم نے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو bifurcate بھی کیا ہے، پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر اور tertiary Health Care کے سپیشلائزڈ دو ڈیپارٹمنٹ بھی بنائے ہیں تاکہ ہیلتھ کے ہر area کو focus کرکے اس میں بہتری اور improvement لائی جاسکے۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ بھی ہے کہ utilization کے متعلق یہاں پر جو statistics دیئے جارہے ہیں، یہ مناسب نہیں لگتا کہ ہم غلط statistics score پر بھی جائیں لیکن میں گزارش کروں گی کہ یہ statistics دینے سے پہلے ان کو چیک ضرور کرلیا جائے۔ Utilization Rate کے بارے میں جو statistics بتائی جارہی ہیں، امید یہ ہے کہ ہیلتھ سیکٹر میں By the end of June 2016, more than 85 percent will be utilized.

جناب سپیکر! یہ پتا نہیں حزب اختلاف کے لوگ یہاں پر جو statistics دے رہے ہیں وہ کہاں سے لے کر آرہے ہیں۔ پلیز اس کو verify کرکے پھر اس کو ایوان میں لایا جائے تو زیادہ مناسب ہوگا۔ اب یہ بات آگے بڑھاتے ہوئے کہ ہم نے صحت کے area میں ابھی بہت کچھ کرنا ہے، میں نے اپنی بجٹ کی تقریر میں بھی ایک بہت ہی detailed work plan بتایا ہے جس میں ہم آپ کو یہ بتانا چاہ رہے ہیں کہ لوگوں کو ان کی دہلیز پر صحت کی اچھی اور معیاری سہولیات کس طرح فراہم کریں گے۔ پرائمری ہیلتھ کیئر کے بہت سارے initiatives جن میں سے کچھ میں نے اپنی بجٹ تقریر میں بتائے اور کچھ یہاں پر reiterate کروں گی کہ Preventive Health Care Programme میں

Infection Control Programme, Enhanced HIV Aids Control Programme, Integrated Reproductive Maternal and Newborn Child Health Programme, Strengthening of Permanent Transit Points in Punjab, prevention of non-communicable diseases like Diabetes etc

جناب سپیکر! ان سب کے پروگرام پر focus ہے۔ اس کے علاوہ ہم ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز اور تحصیل ہیڈکوارٹرز ہسپتالوں میں تین ہزار beds replace کررہے ہیں اور ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتالوں کی پوری طرح revamping کی جارہی ہے۔ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتالوں کے ساتھ ساتھ پندرہ تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتالوں کی بھی revamping کی جارہی ہے۔ ان سب کا مقصد یہ ہے کہ آپ ان کو اتنا strengthen کردیں ان میں ICUs، برن یونٹ وغیرہ لگا دیں تاکہ لوگوں کو اپنی صحت کے مسئلے لے کر بڑے شہروں کا رخ نہ کرنا پڑے۔ ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹریز کی restricting اور

remodeling کرائی جارہی ہے تاکہ ensure کیا جاسکے کہ معیاری ادویات لوگوں تک پہنچیں۔ ہم موبائل ہیلتھ یونٹس بھی purchase کر رہے ہیں تاکہ دور دراز کے علاقوں میں صحت کی سہولیات فراہم کی جاسکیں۔ ہم نے اس وقت پنجاب کے تین اضلاع میں ایمبولینس سروسز initiate کی ہیں یہ ہمارا ایک بہت بڑا initiative ہے۔اگر میں سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کے متعلق بتاؤں تو اس منصوبے کے تحت ملتان، راولپنڈی، فیصل آباد اور لاہور کے چار بڑے tertiary ہسپتالوں کو fully revamp کر رہے ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ نئے میڈیکل کالجز سے ملحقہ جو ڈی ایچ کیو ہسپتال ہیں ان کی اپ گریڈیشن بھی ہو رہی ہے۔امید ہے کہ ہسپتالوں میں مجموعی طور پر 1500 سے زیادہ beds add کر دیئے جائیں گے۔اس کے ساتھ ساتھ طیب اردگان ہسپتال، میو ہسپتال، BV ہسپتال بہاولپور ان سب کی revamping کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! ہم نے health facilities improve کرنے کا ایک comprehensive plan بنایا ہے اسی لئے اس دفعہ ہم نے اپنے ڈویلپمنٹ بجٹ میں 43 فیصد enhancement کی ہے کہ ہم نے جو comprehensive health کا پروگرام بنایا ہے اس میں جو patients centricity ہے اسے successfully implement کر سکیں۔ اس میں ادویات کی فراہمی، اس میں ڈاکٹرز کو اچھے package دے کر دور دراز علاقوں میں بھیجنا، اس میں پیرا میڈیکس کی recruitment یہ سب شامل ہیں لیکن میں ساتھ ساتھ یہ بھی کہتی چلوں کہ جہاں ہم congestion کی بات کرتے ہیں تو وہاں یہ بات بھی واضح ہو جائے کہ پنجاب کے ہسپتال باقی صوبوں کے لوگ بھی استعمال کر رہے ہیں، خیبر پختونخوا کے لوگ بھی refer ہو کر پنجاب کے ہسپتالوں میں آتے ہیں اس وجہ سے بھی congestion بڑھ رہا ہے۔ ہم بڑے دل کے لوگ ہیں ہم کسی کو واپس نہیں بھیجتے بلکہ ہم سب کو serve کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہوگی کہ جیسے ہم صحت کو priority دے رہے ہیں دوسرے صوبے بھی دیں تاکہ ان کے مریضوں کو بھی ان کی دہلیز پر طبی سہولتیں فراہم ہو سکیں لہٰذا میری استدعا ہے کہ کٹوتی کی جو تحریک پیش کی گئی ہے اسے مسترد کیا جائے اور اس میں مختص شدہ رقم کو پوری طرح منظور کیا جائے۔

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"71۔ارب 6 کروڑ98 لاکھ 11 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مد مطالبہ زر نمبر PC-21016 "خدمات صحت"کم کرکے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

(تحریک نامنظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر PC-21016

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 71۔ارب6 کروڑ98 لاکھ 11 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال 17-2016 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد" خدمات صحت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC21015

جناب سپیکر:اب ہم مطالبہ زر نمبر PC-21015 لیتے ہیں وزیر خزانہ اسے پیش کریں۔

وزیر خزانہ / صحت(ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا):جناب سپیکر!میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"ایک رقم جو61۔ارب 27 کروڑ36 لاکھ 18 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال 17-2016 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"تعلیم"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر:یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو61۔ارب 27 کروڑ36 لاکھ 18 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال 17-2016 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"تعلیم"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر نمبرPC-21015 میں کٹوتی کی تحریک میاں محمودالرشید،ملک تیمور مسعود، جناب آصف محمود،راجہ راشد حفیظ،جناب اعجاز خان ،جناب محمد عارف عباسی،جناب اعجاز حسین بخاری،ڈاکٹر صلاح الدین خان،جناب احمد خان بھچر،جناب محمد سبطین خان،جناب محمد شعیب صدیقی، میاں محمد اسلم اقبال،ڈاکٹر مراد راس،جناب مسعود شفقت،جناب ظہیر الدین خان علیزئی،جناب جاوید اختر،جناب وحید اصغر ڈوگر،جناب محمد خان جہانزیب خان کھچی،جناب عبدالمجید خان نیازی،میاں ممتاز احمد مہاروی،محترمہ نگہت انتصار،محترمہ سعدیہ سہیل رانا،ڈاکٹر نوشین حامد،محترمہ راحیلہ انور، محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں،محترمہ ناہید نعیم،محترمہ شُنیلا رُوت،جناب احمد علی خان دریشک،سردار علی رضا خان دریشک،جناب خرم شہزاد،چودھری مونس الٰہی،ڈاکٹر محمد افضل،سردار وقاص حسن موکل، محترمہ باسمہ چودھری،چودھری عامر سلطان چیمہ،محترمہ خدیجہ عمر،سردار محمد آصف نکئی،جناب محمد ناصر چیمہ،جناب احمد شاہ کھگہ،قاضی احمد سعید،میاں خرم جہانگیر وٹو،سردار شہاب الدین خان، مخدوم سید علی اکبر محمود،مخدوم سید مرتضیٰ محمود،رئیس ابراہیم خلیل احمد،خواجہ محمد نظام المحمود، محترمہ فائزہ احمد ملک،ڈاکٹر سید وسیم اختر،جناب علی سلمان اور جناب احسن ریاض فتیانہ کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔محرک اپنی کٹوتی کی تحریک پیش کریں۔

MRS KHADIJA UMAR: Mr Speaker! I move:

> "That the total of Rs.61,27,36,18,000/- on account of Demand No. PC21015 Education be reduced to Rupee 1/-"

جناب سپیکر:یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

> "61۔ارب27کروڑ36لاکھ18ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مد مطالبہ زر نمبر PC-21015"تعلیم"کم کرکے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

وزیر سکولز ایجوکیشن(رانا مشہود احمد خان):جناب سپیکر! I oppose.

جناب سپیکر: opposed.جی،محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر:بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر!شکریہ۔میں یہاں پر ایجوکیشن کے حوالے سے بات کروں گی کہ موجودہ حکومت مسلسل آٹھ سال سے برسر اقتدار ہے۔کسی بھی گورنمنٹ کے پاس کوئی بھی منشور حاصل کرنے کے لئے پانچ سال کا عرصہ کافی ہوتا ہے اس نے اس عرصے

میں اپنے goals دینے ہوتے ہیں اور end میں check کیا جاتا ہے کہ وہ کتنے achieve کئے گئے ہیں لیکن ایجوکیشن کے حوالے سے یہ دیکھا جا رہا ہے کہ اس وقت بے تحاشا تعلیمی مسائل ہیں جو حل نہیں ہو پائے۔ سو فیصد شرح خواندگی کا millennium حدف بھی حاصل نہ ہو سکا، Millennium Development Goal کے تحت 2015 میں سو فیصد شرح داخلہ اور شرح خواندگی کا حدف مقرر کیا گیا تھا مگر ناکام تجربات کے تحت وہ حاصل نہ ہو سکا۔ حکومت تعلیم کے فروغ کے حوالے سے ابھی تک کوئی واضح پالیسی نہیں دے سکی، کبھی وہ حدف دانش سکول کے ذریعے پورا کیا جاتا ہے، کبھی School of Excellency بنانے کے ناکام تجربے کے حوالے سے کیا جا رہا ہے اور کبھی ان سکولوں کو نجی شعبے کے حوالے کر کے تعلیم میں اضافے کی بات کی جاتی ہے۔ ان تمام تجربات کے نتائج بتاتے ہیں کہ حکومت کی تعلیم کو فروغ دینے کی ابھی تک کوئی واضح پالیسی نظر نہیں آ رہی۔ اس وقت 2 کروڑ 40 لاکھ بچے سکول نہیں جا رہے اور ان میں 60 فیصد کا تعلق صوبہ پنجاب سے ہے۔ جس صوبے میں ایک کروڑ سے زائد بچے سکول ہی نہ جا رہے ہوں تو وہاں سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ان بچوں کا اور صوبے کا future کیا ہو گا؟ اس صوبے میں آپ خوشحالی کے خواب کیسے دیکھ سکتے ہیں؟ سکول نہ جانے والے بچے بتدریج کرائم سٹریٹ اور کالعدم تنظیموں کا حصہ بن کر دہشت گردی کے فروغ کا باعث بنتے جا رہے ہیں۔ یہاں پر وزیر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں میں ان سے اور وزیر اعلیٰ سے بھی گزارش کروں گی کہ پچھلے آٹھ سالوں میں سکول نہ جانے والے بچوں کے لئے کون سے ایسے اقدامات کئے گئے ہیں اور کون سی ایسی پالیسی بنائی گئی ہے اور ان کے کیا نتائج برآمد ہوئے ہیں یہ ضرور بتائیں۔ میرے خیال میں آٹھ سال کا عرصہ سو فیصد نتائج حاصل کرنے کے لئے بہت ہے، ویسے تو پانچ سال کا ٹائم دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! آئین پاکستان کے آرٹیکل (a)25 کے مطابق پانچ سے سولہ سال کی عمر کے بچوں کو مفت اور لازمی تعلیم دینا ریاست کی ذمہ داری ہے۔ پنجاب حکومت نے اس پر قانون سازی تو کی ہے مگر implementation نہیں ہوئی اور اس وقت ہمارے اس صوبے میں اس وقت سب سے بڑا مسئلہ ہی implementation کا چل رہا ہے کہ ہم قانون تو بناتے ہیں لیکن اس پر عملدرآمد نہیں کر رہے۔ شعبہ تعلیم پر ہر سال اربوں روپے خرچ کئے جا رہے ہیں۔ اس وقت ہم ایجوکیشن کے معیار کے لئے لیپ ٹاپ پر rely کر رہے ہیں۔ میں اپنے وزیر تعلیم سے پوچھنا چاہوں گی کہ ہزاروں کی تعداد میں لیپ ٹاپ دینے کے بعد شرح خواندگی میں کتنا اضافہ ہوا ہے اور اس سے تعلیم کی quality کتنی بہتر ہوئی ہے؟

جناب سپیکر! اب تو شعبہ تعلیم میں بھی کرپشن نے ڈیرے ڈال لئے ہیں۔ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی میں سب سے top پر محکمہ صحت اور دوسرے نمبر پر محکمہ تعلیم ہے۔ پانچ محکمہ جات کے تقریباً ایک لاکھ audit paras پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے پاس پڑے ہوئے ہیں۔ محکمہ تعلیم 12854 audit paras کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہے۔ آپ اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کرپشن کس طرح ہماری جڑوں کو کھوکھلا کر رہی ہے اور محکمہ تعلیم میں تباہی پھیلا رہی ہے۔ یہ حکومت شرح خواندگی کا ہدف پورا نہیں کر سکی۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر نصاب کی بات کرنا چاہوں گی کہ اس میں غلطیاں ہیں اور ہم اپنے بچوں کو غلطیوں سے پاک نصاب بھی نہیں دے پا رہے۔ وزیر اعلیٰ نے نصاب میں قابل اعتراض مواد شامل کئے جانے پر مارچ 2016 میں ایک کمیٹی بنائی تھیں جس کے ذمے یہ کام تھا کہ وہ نصاب سے قابل اعتراض مواد نکالے اور ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کرے۔ تین ماہ کے بعد بھی اس کمیٹی کی کوئی پیشرفت سامنے نہیں آئی۔ اس کمیٹی کی ایک اور ذمہ داری یہ لگائی گئی تھی کہ یہ ناقص پرنٹنگ اور غیر معیاری کاغذ کو بھی چیک کرے گی لیکن اس حوالے سے بھی ابھی تک اس کمیٹی کی کوئی رپورٹ سامنے نہیں آ سکی۔

جناب سپیکر! شعبہ تعلیم لاتعداد مسائل کا شکار ہے۔ اساتذہ کی تربیت اور بنیادی سہولتوں کی فراہمی کا مسئلہ ہے، مفت نصابی کتب کی طلباء تک فراہمی کا مسئلہ ہے، اساتذہ کے مسائل، کرپشن کی روک تھام، تعلیم کے ترقیاتی بجٹ کا غلط استعمال، معیار تعلیم کو بہتر بنانا، اساتذہ کی حاضری کو سو فیصد یقینی بنانا اور ہائی سکولوں میں کمپیوٹر لیب فراہم کرنے ہوں، ہر مسئلہ پر حکمرانوں کی طرف سے بڑے بڑے بیانات تو آتے ہیں، بہت بڑی بڑی باتیں کی جاتی ہیں، بہت بڑے بڑے figures بھی بتائے جاتے ہیں، کمیٹیاں بھی بنتی ہیں لیکن عملی طور پر کچھ نہیں ہوتا جس کی وجہ سے آج ہمیں تعلیم کے حوالے سے بہت سے مسائل کا سامنا ہے۔

جناب سپیکر! ہماری آنے والی نسلوں کے ساتھ یہ ایک بہت بڑا مذاق ہے کہ ہزاروں سکول ایسے ہیں کہ جہاں پر پینے کا صاف پانی میسر نہیں، وہاں پر کھیل کے میدان، کلاس رومز، فرنیچر، بجلی اور چار دیواری نہیں ہے۔ اس حکومت کو اقتدار میں آئے ہوئے آٹھ سال سے زیادہ کا عرصہ ہو چکا ہے لیکن اس کے باوجود اگر منسٹر صاحب یہ کہیں کہ اتنے فیصد missing facilities رہ گئی ہیں تو نہایت

افسوس کی بات ہے۔آپ کو اس وقت تک سو فیصد missing facilities پوری کر لینی چاہئے تھیں مگر زمینی حقائق یہ ہیں کہ آج بھی شعبہ تعلیم بے تحاشا مسائل کا شکار ہے۔

جناب سپیکر!حکومت میٹرو بس اور اورنج لائن ٹرین جیسے منصوبوں پر زیادہ توجہ دے رہی ہے۔حکومت کی اصل ذمہ داری اپنے عوام کو صحت اور تعلیم کی سہولتیں مہیا کرنا ہے جبکہ موجودہ حکومت پنجاب محکمہ تعلیم سے وابستہ سکولوں اور دوسرے اداروں کو privatize کرتی جا رہی ہے۔حکومت اپنی ذمہ داریوں کو own نہیں کر رہی اور تعلیمی اداروں کو privatize کر رہی ہے۔

جناب سپیکر!میں یہاں پر قومی زبان کے بارے میں بھی بات کروں گی۔اس حوالے سے ابھی تک ہمارا کوئی clear مؤقف سامنے نہیں آ سکا۔قومی زبان کے نفاذ کے بارے میں سپریم کورٹ کا فیصلہ بھی آ چکا ہے لیکن اب بھی سی ایس ایس کے امتحانات انگریزی میں لئے جا رہے ہیں۔کسی جگہ پر Oxford کی کتابیں اور کہیں پر پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی کتابیں پڑھائی جا رہی ہیں یعنی اس بارے میں بھی ابھی تک ہمارا کوئی واضح مؤقف سامنے نہیں آ سکا۔

جناب سپیکر!میں آخر میں ایک انتہائی اہم بات آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہوں گی۔موجودہ حکومت نے پنجاب ایگزامینیشن کمیشن بنایا اور اس کمیشن کی ملی بھگت سے لاکھوں کی تعداد میں گھوسٹ طلباء امتحانات میں ظاہر کئے جاتے ہیں۔پہلے گھوسٹ سکول یا گھوسٹ اساتذہ ہوتے تھے اور اب گھوسٹ طلباء بھی منظر عام پر آ گئے ہیں۔یہ اس لئے کیا جاتا ہے تاکہ غیر ملکی اداروں کو بتایا جا سکے کہ پنجاب میں شرح داخلہ عالمی معیار کے مطابق ہے اور outer school بچوں کی تعداد کم ہوئی ہے۔میں سمجھتی ہوں کہ یہ ایک دھوکا ہے اور اس کی inquiry کی جائے۔ہم نے لوگوں کو دکھانے کے لئے نہیں بلکہ اپنی آنے والی نسلوں اور اپنے ملک کو اپنے لئے سنوارنا ہے۔بہت شکریہ

جناب سپیکر:جی،اب سردار شہاب الدین خان صاحب بات کریں گے۔

سردار شہاب الدین خان:جناب سپیکر!محکمہ تعلیم کے لئے مطالبہ زر نمبر PC-21015 میں 61۔ارب 27کروڑ 36لاکھ اور 18ہزار روپے مانگے گئے ہیں۔عرصہ آٹھ سال سے مسلم لیگ(ن) کی حکومت ہے اور شعبہ تعلیم میں یہ اصلاحات سامنے آئی ہیں کہ بجٹ برائے سال 17-2016 میں 12۔ارب روپے پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے لئے رکھے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اسے حکومت کی نااہلی نہ کہوں تو کیا کہوں کہ 12- ارب روپے کی کثیر رقم یہ PEF کو دے رہے ہیں۔ پڑھے لکھے پنجاب کی بات ہوتی ہے اور بڑے بڑے اشتہارات چینلز پر چل رہے ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے وزیر خزانہ اور وزیر تعلیم سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ وہ اس بجٹ میں جنوبی پنجاب کے کتنے پرائمری سکولوں کو اپ گریڈ کر کے مڈل سکول کا درجہ دے رہے ہیں، کتنے سکولوں کو مڈل سے ہائی سکول، کتنے ہائی سکولوں کو ہائر سیکنڈری سکول میں اپ گریڈ کیا جا رہا ہے اور کتنے بوائز یا گرلز کالج قائم کئے جا رہے ہیں؟ ہمارے جنوبی پنجاب میں دریائے سندھ کے مغرب اور مشرق کی طرف آج سے بیس سال پہلے قائم ہونے والے سکول جس حالت میں پہلے تھے اب بھی وہ اسی حالت میں ہیں۔ میں نے ایسے ہی یہ بات نہیں کی تھی کہ لیّہ کو پنجاب کے نقشہ سے نکال دیا جائے۔ لیّہ کی طرف کوئی دیکھنے کے لئے تیار نہیں۔ کیا وزیر تعلیم نے پچھلے چار سالوں میں ایک دفعہ بھی لیّہ کا visit کیا ہے اور کیا یہ صرف تخت لاہور کے وزیر تعلیم ہیں؟ جن سکولوں کی میں بات کر رہا ہوں ان میں چار دیواری، ٹائلٹس، پینے کے پانی کا انتظام اور نہ ہی کوئی ایڈیشنل کلاس رومز بنائے گئے ہیں۔ ان سکولوں میں missing facilities کو پورا نہیں کیا گیا۔ میں یہ بات دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ لیّہ کے تشیبی علاقے میں 30 فیصد سکولز بند پڑے ہوئے ہیں۔ حکمران پڑھے لکھے پنجاب کی بات کرتے ہیں تو کیا یہی پڑھا لکھا پنجاب ہے؟

جناب سپیکر! ہمارے جنوبی پنجاب کے اضلاع میں محکمہ تعلیم کے ایسے افسران کا تقرر کیا جاتا ہے جو کہ کرپشن میں involve ہوتے ہیں۔ وزیر تعلیم رانا مشہود احمد خان کو علم ہے کہ میں نے ای ڈی او (ایجوکیشن) کے خلاف ایک تحریک استحقاق دی تھی جس کا ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں ہو سکا۔ اس ای ڈی او (ایجوکیشن) کے خلاف کروڑوں روپے کی کرپشن کی inquiries چل رہی ہیں لیکن اس کے باوجود وہ administrative post پر تعینات ہے۔ کیا میں یہ سمجھوں کہ ای ڈی او ایجوکیشن وہاں کے ہیڈ ماسٹرز اور ہیڈ مسٹریس سے جو بھتہ وصول کرتی ہے وہ بھتہ صوبہ پنجاب کے اعلیٰ حکام تک آتا ہے۔ ایسی عورت کو ای ڈی او (ایجوکیشن) لگانا جو کرپشن میں involve ہو کہاں کا انصاف ہے؟ وہ عرصہ دراز سے وہیں پر تعینات ہے لیکن محکمہ تعلیم کے ارباب اختیار ٹس سے مس ہو رہے ہیں اور نہ ہی اس کے خلاف کوئی ایکشن لیا جا رہا ہے۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ اس کے باوجود یہ پڑھے لکھے پنجاب کی بات کرتے ہیں اور دعوے کرتے ہیں کہ ہم نے پنجاب میں پتا نہیں کیا کچھ کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! ایک تو میں یہ پوچھوں گا کہ اس 61۔ارب کی رقم میں سے کیا یہ 12 کروڑ روپے PEF کو دینا چاہتے ہیں؟ اسی ہاؤس میں حکومتی بنچوں کی طرف سے اس کی مخالفت ہوئی تھی کہ خدارا یہ پیسا PEF کو مت دیں کیونکہ اس میں بھی corruption involve ہے۔ یہ روز دعوے کرتے ہیں کہ ہمارا صوبہ کرپشن سے پاک ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ہر محکمے میں جتنی زیادہ کرپشن پنجاب میں ہو رہی ہے شاید ہی کسی صوبے میں ہو۔ یہ جھوٹے دعوے مت کریں، یہ ایسے اشتہارات مت دیں، جھوٹی تقریریں مت کریں، چینلز پر بیٹھ کر جھوٹ مت بولیں۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! جھوٹ تو کسی کو بھی نہیں بولنا چاہئے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! خاص طور پر حکومت کو تو جھوٹ نہیں بولنا چاہئے۔ اگر میں on the floor of the House جھوٹ بول رہا ہوں تو اُس کے جواب میں محترم وزیر سکولز ایجوکیشن جواب دیں گے ناں! 61۔ ارب 27 کروڑ روپے کی جو رقم رکھی ہے میں چاہتا ہوں کہ ان کو ایک روپیہ نہیں، ایک ٹکا بھی نہیں دینا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔ ہم یہاں پر ایوان میں بات کرتے ہیں کہ ہم سکولز میں missing facilities پوری کر چکے ہیں، سارے بچے سکولوں میں پڑھ رہے ہیں تو آپ نے یہ جو خوبصورت نقشہ کھینچا ہے میں اُس کی صرف percentage آپ کے سامنے share کرنا چاہتی ہوں تاکہ انہیں پتا ہو کہ اس وقت گورنمنٹ سکولز کی حقیقت کیا ہے۔ میں نے پہلے بھی ذکر کیا کہ اڑھائی کروڑ بچے ابھی تک سکولوں سے باہر ہیں۔ جو boys سکولوں سے باہر ہیں وہ 42 فیصد بنتا ہے اور girls کا 46 فیصد بنتا ہے اور ٹوٹل ملا کر 44 فیصد پنجاب کے بچے آج بھی سکولوں سے باہر ہیں۔ اگر ہم missing facilities کی بات کریں تو پورے پنجاب میں ابھی تک 89.42 فیصد infrastructure complete نہیں ہوا صرف 5 فیصد سکولز میں toilets موجود ہیں۔ اسی طرح صرف 19 فیصد سکولز میں electricity ہے، گورنمنٹ کے صرف 3 فیصد سکولز میں drinking water ہے اور یہ ایک لمحہ فکریہ ہے۔ اسی طرح boundary wall ایک فیصد سکولز میں ہے اور 93 فیصد سکولز میں basic facilities کی کمی ہے۔ ہم نے laptops تو بانٹے ہیں اچھی بات ہے لیکن ان سکولوں کے تعلیمی معیار کا کیا حال ہے کہ کیا ہم نے research laboratories بنائیں؟ لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ ہم نے تعلیم میں کبھی research work کیا ہی نہیں اور سوچا ہی نہیں۔ پرائمری سکول جو آپ

کی تعلیم کا ایک basic unit ہوتا ہے اُن کی percentage کا یہ حال ہے کہ بچوں کے مقابلے میں 3.1 فیصد ٹیچرز ہیں یعنی اتنے بُرے حالات ہیں۔یہاں پر دس قسم کے نصاب ہیں ایک سکول بچوں کو جاگیر دار بنا کر بھیج رہا ہے، ایک بیوروکریٹ بنا کر بھیج رہا ہے اور ایک کلرکوں کی کھیپ بنا کر بھیج رہا ہے۔چوکیدار کا بیٹا ایک بڑے منصب پر اس لئے نہیں آ سکتا کہ وہ جس سکول میں پڑھتا ہے وہاں سے صرف چوکیدار یا کلرک ہی بن کر نکل سکتا ہے۔

جناب سپیکر!اب ہماری تعلیم میں ایک نیا trend شروع ہوا ہے وہ یہ ہے کہ ایک ادارے سے ہمارا بچہ ایف اے/ایف ایس سی کر کے نکلتا ہے اور دوسرے ادارے میں داخلہ کے لئے انٹری ٹیسٹ کے نام سے ایک بہت بڑا مافیا بن گیا ہے۔ہمیں اپنے ادارے سے پاس ہوئے بچے پر یقین نہیں ہے اسی لئے ہم نے انٹری ٹیسٹ رکھ دیا اور اُس کے لئے ہم نے ٹیچرز کے ٹیوشن سنٹرز بنانے شروع کر دیئے کہ اس انٹری ٹیسٹ میں پاس ہونے کے لئے یہاں سے پڑھ کر آئیں وہ اس کی تیاری کرواتے ہیں۔اگر ایک یونیورسٹی میں 50 ہزار بچے داخلہ لینا چاہتے ہیں تو انٹری ٹیسٹ کی تیاری کرانے والے 50 ہزار بچوں کی فیس وصول کر لیتے ہیں اور اُن میں سے کتنے بچوں کو پاس کرتے ہیں یہ بھی کرپشن کا ایک نیا سسٹم ہے۔

جناب سپیکر!آپ نے دیہاتی علاقوں میں boys and girls schools کو merge کر دیا تو اس سے girls کی بڑی تعداد drop out کر گئی کیونکہ ہمارے دیہاتی کلچر میں آج بھی لڑکے لڑکیوں کا اکٹھا پڑھنا پسند نہیں کیا جاتا۔اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم صحیح معنوں میں ترقی کریں اور اپنی نوجوان نسل کو اس قابل کریں کہ وہ اس ملک کی باگ ڈور سنبھال سکے تو خدارا گورنمنٹ سکلز کو privatization کی طرف لے جا کر ظلم نہ کریں۔پہلے ہی private systems نے ہمیں مار دیا ہے۔آپ گورنمنٹ سسٹم کو improve کریں، معیار تعلیم بہتر کریں اور اُس کے بعد ان پیسوں کی demand کریں کیونکہ پہلے جو پیسا لگایا ہے اُس کا حساب دیں اُس کے بعد ہم آپ کے لئے ضرور سوچیں گے۔شکریہ

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔جی، میاں محمد اسلم اقبال!آپ کو ذرا جلدی wind up کرنا پڑے گا۔آپ کے پاس 10:50 تک ٹائم ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال:اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

ایاک نعبد وایاک نستعین۔

الھم صل علیٰ سیدنا محمد والہ و عترتہ بعدد کل معلوم لک

تمام تر تعریفیں اُس رب کائنات کے لئے جو سب جہانوں کا پالنے والا ہے اور تمام تر دُرودِ پاک اُس نبی پاک کے لئے جن کی خاطر یہ جہاں بنایا گیا، بے شک۔

جناب سپیکر! ایجوکیشن کے بجٹ کے حوالے سے حزب اختلاف کی طرف سے کٹوتی کی جو تحریک ہے اُس میں ہم نے یہ کہا ہے کہ اس کے سارے بجٹ کو ایک روپیہ کر دیا جائے۔ اُس کی سپورٹ میں جو دلائل ہیں وہ میں آپ کے سامنے اور اس معزز ایوان کے سامنے رکھوں گا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ تعلیم کے ذریعے کسی بھی قوم کا مستقبل طے کیا جاتا ہے کہ اس قوم نے کس جگہ پر کھڑے ہونا ہے۔ دنیا میں جتنے بھی ترقی یافتہ ممالک ہیں یا جتنے under developed countries ہیں وہ اپنے goals achieve کرنے کے لئے ایجوکیشن پر focus کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس ایجوکیشن کے ذریعے آپ اپنی اقدار، روایات، کلچر اور ترقی کو جمع کر کے اپنی آنے والی generation میں لے کر آتے ہیں تاکہ آنے والے وقت میں وہ سوسائٹی کا اچھا انسان بن سکے تاکہ اُس سے بہتر سے بہتر کام لیا جا سکے اور وہ ملک و قوم کے لئے بہت کارآمد ہو۔ ایجوکیشن dignity بھی دیتی ہے، peace بھی دیتی ہے، equality کا درس بھی دیتی ہے اور یہ تمام چیزیں ہمیں ایجوکیشن کے ذریعے ملتی ہیں تاکہ آنے والے وقت میں معاشرے کے اندر ایک مساوات کا پہلو بھی ہو اور یہ چیز بھی سکولوں کے اندر سکھائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! یہاں پر میں آپ کے سامنے اس سال اور پچھلے سال کے ایجوکیشن بجٹ کے کچھ figures رکھنا چاہوں گا جن سے ہمیں priorities کا پتا چل رہا ہے کہ حکومت کی ترجیحات کیا ہیں۔ میں محترمہ وزیر خزانہ سے کہوں گا کہ میں نے جو figures calculate کی ہیں اگر وہ غلط ہوں تو ہمیں ضرور بتایا جائے ہو سکتا ہے کہ ہم غلط figures دے رہے ہوں اور میں اُمید کرتا ہوں کہ میری اس بات کا جواب ضرور دیا جائے گا۔ میں نے پیچھے بھی دو تین سوال پوچھے تھے تو اُن کا جواب بھی نہیں آیا، overall ایک speech کر کے حزب اختلاف کے [***] کہ بس ٹھیک ہے ہم نے احسان کر دیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: [***] کے الفاظ کو کارروائی کا حصہ نہ بننے دیا جائے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ہمارا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہماری بات کا جواب دیا جائے۔ بات کرنے کا ہمارا مقصد یہ نہیں ہوتا کہ ہماری بات کا جواب دینے کی بجائے حزب اقتدار کا کوئی معزز ممبر یا کوئی معزز وزیر اُٹھ کر خیبر پختونخوا پر تنقید شروع کر دے۔" پہلے اپنی منجی تھلے ڈانگ پھیرو، پھر دوسریاں دی منجی تھلے وی پھیر لینا۔" پہلے اپنے معاملات کو ٹھیک کرو پھر دوسروں کے معاملات بھی ٹھیک ہو جائیں گے۔ اب میری گزارش سُنیں، آپ نے بجٹ تقریر کے دوران فرمایا۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ 10:50 تک جو مرضی پڑھ لیں، جو مرضی کر لیں اُس کے بعد پھر مہربانی کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ نے 11:00 بجے تک کا ٹائم دیا تھا۔ اس کے مطابق ہی میں بات کروں گا آپ فکر نہ کریں۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جو بجٹ پیش کیا گیا ہے اس میں different figures ہیں میں speed سے ان کو پڑھ دیتا ہوں کیونکہ وقت کم ہے۔ ایجوکیشن کا جو بجٹ 16-2015 کے لئے رکھا گیا اس کی figures میں سامنے رکھتا ہوں جو سالانہ بجٹ سٹیٹمنٹ کے صفحہ نمبر 50 پر ہے 59434 ملین روپے رکھے پھر اس کو revise کر دیا۔ میں یہ موجودہ بجٹ کی بات کر رہا ہوں جو آپ نے صوبائی سطح پر رکھا تھا۔ اس کو revise کر کے آپ نے 50420 ملین روپے کر دیا۔

MR SPEAKER: Is it not a patty number 420?

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! repeat کر دیں۔

جناب سپیکر: میں نے کہا ہے کہ 420 آپ درمیان میں لائے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! حکومت کا کام ہی یہی ہے۔ میں کیا کروں؟

جناب سپیکر: کیا آپ اس کو endorse کرتے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! سالانہ بجٹ سٹیٹمنٹ کتاب کے اندر ہے۔ آپ نے محسوس کیا ہے تو یہ بھی کارروائی سے حذف کروا دیں۔

جناب سپیکر: اگر الٹی بات کریں گے تو وہ تو حذف کراؤں گا لیکن یہ میں حذف نہیں کراؤں گا۔ اب آپ بولتے جائیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! وہ قدرت کی طرف سے لکھا گیا ہے تو میں کیا کروں۔ اب 50420 کی figure ہے پھر 17-2016 budget estimate کے لئے 64566 ملین رکھا گیا ہے۔ اس کی رُو سے اضافہ 9 فیصد بنتا ہے۔

جناب سپیکر! سالانہ بجٹ سٹیٹمنٹ کے صفحہ نمبر 61 پر 16-2015 کا ڈویلپمنٹ بجٹ جو ریونیو کی مد میں ہے وہ 44162 ملین روپے ہے پھر اس کو revise کر کے 19762 ملین روپے کیا گیا یعنی کہ اس سے آدھا بجٹ بھی استعمال نہیں ہوا۔ اب پھر آپ نے بجٹ 17-2016 کے لئے اسے 63013 ملین روپے کر دیا ہے جو کہ آپ نے صرف show کرنے کے لئے رکھا ہے اور 43 فیصد increase دکھایا گیا ہے۔ آپ یہ بتائیں کہ پچھلے سال آپ نے کتنا استعمال کیا ہے۔ پچھلے سال تو صرف 45 سے 48 فیصد آپ کی ratio رہی ہے۔ آپ پچھلے سال اسے استعمال نہیں کر سکے اور اب آپ نے اس کو مزید بڑھا کر صرف قوم کو دکھانے کے لئے ایسا کیا ہے کہ ہم نے 43 فیصد بجٹ بڑھا دیا ہے۔

جناب سپیکر! اگلی بات یہ ہے کہ سالانہ بجٹ سٹیٹمنٹ کے صفحہ نمبر 64 پر آپ کا جو ڈویلپمنٹ بجٹ capital کی مد میں ہے وہ 6402 ملین روپے 16-2015 میں تھا پھر اس کو revise کر کے 3230 کیا گیا۔ اس کی utilization بھی آپ دیکھ لیں۔ اس کے بعد جو بجٹ 17-2016 کے لئے رکھا گیا ہے وہ 5893 ملین روپے ہے۔ میں یہاں پر ایک بات کروں گا کہ آپ نے 16-2015 میں 6402 ملین روپے رکھا اور اب اس کو کم کر دیا ہے in actual آپ نے اس کو 8 فیصد نیچے کر دیا ہے۔ آپ نے تو اپنی priority تو واضح طور پر پوری قوم کو بتا دی ہے کہ ہمارا کام پُل اور انڈر پاس بنانا ہے ایجوکیشن ہمارا کام نہیں ہے۔ آپ نے تو خود بتا دیا ہے میں تو نہیں بتا رہا بلکہ آپ کی کتابیں بتا رہی ہیں۔ ہم نے تو ان کتابوں سے پڑھا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے محترمہ وزیر خزانہ کو بتانا چاہتا ہوں کہ:

Total provincial education budget proposed provincial allocation and district as per budget speech and Citizen Guide

کی کتاب جو ہمیں سیکرٹری صاحب کے توسط سے ملی ہے کیونکہ یہ عام ممبران کو نہیں ملی میں نے request کر کے لی ہے۔ یہاں پر آپ نے جو بجٹ ایجوکیشن کے لئے دکھایا ہے وہ 312.8۔ ارب ہے اور پچھلے سال کا جو آپ کی بجٹ تقریر میں موجود ہے اس کے صفحہ نمبر 4 پر آپ نے کہا تھا کہ صوبائی بجٹ

میں ضلعی سطح پر مجموعی طور پر تعلیم کے لئے 310۔ارب 20 کروڑ روپے رکھا گیا ہے۔ یہ آپ کی figure ہے اور Citizen Guide Book کی figure بھی یہاں پر put کر دی ہے تو ایک فیصد آپ نے ایجوکیشن کا بجٹ increase کیا ہے۔ یہ 312۔ارب کی figure آپ نے جو دی ہے اس کے مطابق ہے۔

جناب سپیکر! پچھلے سال کی figure جو 310۔ارب روپے ہے جب میں اسے کتابوں میں ڈھونڈنے لگا تو 10۔ارب روپے کی رقم مجھے نہیں ملی۔ اگر اس کے مطابق دیکھا جائے تو آپ نے 300۔ارب پچھلے سال رکھا تھا۔ آپ دیکھیں کہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ گورنمنٹ کی priority یہ ہے کہ ایک فیصد بجٹ میں اضافہ کیا گیا ہے۔ آپ سیدھی طرح قوم کو بتائیں کہ ہمارا کام آپ کو تعلیم دینا نہیں ہے۔ ہم آپ کو سڑکیں، پُل، ٹرینیں اور میٹرو وغیرہ provide کریں گے۔ That's all یہی ہمارا نصب العین ہے اور یہی ہمارا منشور تھا۔ ہم اس منشور کے تحت آئے تھے اور اس منشور کے تحت نہیں آئے تھے کہ ہم نے اس قوم کو تعلیم دینی ہے جس کے ذریعے قوم بنی ہے۔ آپ پھر کس چیز کا ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں، آپ نے ایک فیصد بجٹ بڑھایا ہے اور دوسری طرف نعرے لگا لگا کر کہ ہم نے 550۔ارب روپیہ ترقیاتی کاموں کے لئے رکھا ہے جس سے قوم بنی ہے وہ تعلیم ہے اور اس کے لئے ایک فیصد بجٹ بڑھایا گیا ہے۔ یہ آپ کی کارکردگی ہے۔ یہاں پر یہ economist بیٹھے ہیں جو اس قوم کو ٹھیک کریں گے۔

جناب سپیکر! میں نے اس کا ایک break up بنایا ہوا ہے کہ آپ نے current budget excluding districts جو استعمال کیا ہے۔ میں Citizen Guide Book کے مطابق آپ کو بتا سکتا ہوں کہ کتنے کتنے فیصد break up ہے لیکن وقت کم ہے۔

جناب سپیکر! میں صرف ایک چیز یہاں پر بیان کرتا ہوں کہ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے لئے آپ نے بجٹ رکھا ہے یہ بہت اچھی بات ہے لیکن ان کو justify کون کرے گا۔ آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ میں PEF کا صحیح چہرہ دکھایا گیا ہے۔ یہ اس کو صرف پڑھ لیں اور انشاء اللہ تعالیٰ اس کو پتا چلے گا کہ اس میں کیا ہے۔ So much so Books کی چھپائی کے تمام معاملات میں بھی خرابی ہے۔ آپ نے PEF کو ایک investment کا ادارہ بنا لیا ہے۔ محترمہ وزیر خزانہ اسے ضرور دیکھئے گا کہ ایک huge amount انہوں نے آپ سے یعنی فنانس ڈیپارٹمنٹ سے لی اور پھر اس کا آگے کیا کیا کہ اسے انوسٹمنٹ میں جمع کروا دیا۔

جناب سپیکر! یہ صفحہ نمبر 17 پر ہے کہ:

2014-15 long term investment of Rs. 1500 million invested in Pakistan invested bonds from Endowment Fund during the year 2013. So that the foundation focus on interest earning instead the amount should have been utilized for fulfillment of organizational objective as the main function of the foundation is to provide financial assistance to the student and educational institutions and not profit earning.

جناب سپیکر: میاں صاحب! بڑی مہربانی۔ آپ کا وقت مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب مہربانی فرمائیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! بس دو منٹ میں، میں wind up کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! چلیں ٹھیک ہے، دو منٹ اور لے لیں۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کے آٹھ منٹ مکمل ہو چکے ہیں اور میں نے ٹھیک 11:00 بجے apply کر دینا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! بس دو منٹ دے دیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! میں بس دو منٹ اور آپ کو دے رہا ہوں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اگر آپ یہ آڈٹ پیرا جات دیکھیں یہ جو salaries میں irregularities اور جو appointments آپ وہاں پر کر رہے ہیں، آپ نے 10۔ارب روپے ایک ادارے کو دے دیئے اور کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ جو سکولوں سے باہر ابھی تک بچے ہیں اور آپ یہ کہتے ہیں کہ بھٹوں پر بچے کام کر رہے ہیں، وزیر اعلیٰ نے cap پہنی ہوتی ہے، بڑے fat fit ہو کر ماشاء اللہ خوبصورت انداز میں وہاں جاتے ہیں تو جناب ادھر موٹر سائیکلوں کی دکانوں، ورکشاپوں اور چائے والی دکانوں پر جا کر دیکھیں کہ آپ کی ناک کے نیچے آپ کے شہر میں اتنے بچے ہیں تو آپ کو پنڈ میں جانے کی کیا ضرورت ہے؟ آپ اس شہر کی کسی بھی مارکیٹ میں چلے جائیں، جہاں چھوٹے چھوٹے بچے جن کے ہاتھ منہ کالے ہوئے ہوئے ہیں اور وہ گاڑیوں کے نیچے گھسے ہوئے ہیں ان کو دیکھیں۔ آپ

مہربانی کر کے منسٹر صاحبان کی ڈیوٹی لگائیں کہ وہ ان بچوں کو وہاں سے لیں اور لے جا کر سکولوں میں داخل کروائیں۔ ان کے والدین سے کہیں کہ آپ کو ہم ایک ہزار روپے دے رہے ہیں تاکہ آپ اپنے بچوں کو سکول بھیجیں اور بچیوں کو بھی پیسے دیں۔ ہم کہاں پر رہ رہے ہیں، ہمیں یہ شعبدہ بازی کے کلچر سے کب نکالا جائے گا اور ہم یہ جو بھٹوں کے اشتہارات اخبار میں دیکھتے ہیں وہاں سے کب نکالا جائے گا؟

جناب سپیکر! آپ مہربانی کر کے جو آپ کی ناک کے نیچے معاملات ہیں ان کو دیکھیں۔ آپ کے یہاں پر شہری منسٹر اور ایم پی اے صاحبان ہمارے بھائی ہیں ان کو بھیجیں وہ جا کر انہیں لے کر آئیں۔ آپ نے کیا ایک نئی شعبدہ بازی شروع کر لی ہے۔ آپ نے قوم کو عجیب مذاق بنایا ہوا ہے کہ آپ ٹی وی کیمرہ لے جاتے ہیں تو کیا اس ٹی وی کیمرہ کے بغیر کام نہیں ہوتے؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! انہوں نے جو مذاق بنایا ہوا ہے کہ یوتھ کا بیڑا غرق کیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! بڑی مہربانی۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں نے دو منٹ مانگے تھے۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کو دو منٹ پورے دیئے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! بس 30 سیکنڈ رہ گئے ہیں۔ مہربانی۔ گزارش یہ ہے کہ آپ نے جو لیپ ٹاپ کا ایک ڈھونگ رچایا ہوا ہے۔ مجھے بتائیں ہم بھی میٹرک، ایف ایس سی، بی ایس سی اور اس کے بعد یونیورسٹی میں پڑھنے چلے گئے تو میں یہ بات کر رہا ہوں کہ لیپ ٹاپ پر میٹرک کے بچے نے کون سا ایم فل یا پی ایچ ڈی کا Thesis لکھنا ہے؟ آپ کو پتا ہے کہ لیپ ٹاپ کون خرید رہا ہے اور اس کے پیچھے تانے بانے کہاں ملتے ہیں اس لیپ ٹاپ کی کمیشن کون کما رہا ہے، یہ آپ کو بھی پتا ہے۔ صرف یہ کہ وزیراعلیٰ کی تصویر اس بیگ کے اوپر ہونی چاہئے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: میاں صاحب! بہت شکریہ۔ جی، منسٹر سکولز ایجوکیشن! اس کا جواب دیں اور آپ کے پاس صرف پانچ منٹ ہیں اور آپ نے پانچ منٹ میں wind up کرنی ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ میری بہن ڈاکٹر فرزانہ نذیر اسی طرح بولتی ہیں جس طرح چودھری پرویز الٰہی کے حق میں اور میاں محمد شہباز شریف کے خلاف بولتی تھی اور آج اسی طرح چودھری پرویز الٰہی کے خلاف بولتی ہیں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ آرڈر پلیز، محترمہ! (قطع کلامیاں)

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! یہاں پر جتنے issues raise کئے گئے تھے اور یہ جتنا اہم issue ہے اس پر مجھے تھوڑا ٹائم چاہئے تھا لیکن میں اس کو اب مختصر پانچ منٹ میں wind up کرنے کی کوشش کروں گا۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! ٹائم پانچ منٹ سے زیادہ نہیں ہوگا۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! سب سے پہلی بات یہ ہے کہ گورنمنٹ کا بہت زیادہ focus ایجوکیشن پر رہا ہے اور اس پر ایک باقاعدہ movement ہے۔ 2008 میں جب میاں شہباز شریف کی حکومت آئی تو۔۔۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ان کو کہیں کہ بجٹ increase بتائیں۔

MR SPEAKER: Order please order in the House. No interference please.

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! تو اس movement کا جب پنجاب میں آغاز کیا گیا تو یہ وزیراعلیٰ میاں محمد شہباز شریف ہی تھے کہ جنہوں نے ایجوکیشن میں گھوسٹ سکولوں کے اوپر، بوٹی مافیا کے خاتمے سے لے کر اور سکولوں کی حالت بہتر کرنے کے لئے کام کیا۔ 2010 میں ایک پروگرام شروع کیا جس کے تحت وزیراعلیٰ پنجاب کا وژن یہی تھا کہ سکولوں کی missing facilities پوری ہوں اور پنجاب کے ان بچوں کو اچھا ماحول ملے جن کا کوئی پُرسان حال نہیں ہے۔ پنجاب کے کسانوں، دھکانوں، مزدوروں، محنت کشوں اور حق حلال کمانے والوں کے بچوں کو بھی سکولوں میں اس طرح کی facilities ملیں جس طرح کی بہترین facilities پرائیویٹ سکولوں میں provide کی جاتی ہیں اور اس مقصد کے لئے اربوں روپے مختص کرکے سکولوں میں missing facilities provide کی گئی ہیں جن میں سکولوں کی چاردیواری، فرنیچر، الیکٹرک سٹی، پینے کا صاف پانی اور wash rooms شامل ہیں۔ آج اللہ کے فضل سے ہم نے جب پانچ سال تک کا یہ پروگرام launch کیا تو وہ ایک process continue ہے تو آج میں on the floor of the House یہ بتانا چاہتا ہوں کہ پنجاب کے 90 فیصد سے زائد سکولوں میں missing facilities provide کردی گئی ہیں۔ پورے پنجاب میں اس وقت جو missing facilities کی صورتحال ہے آپ جا کر اس کا سروے کروائیں۔ (قطع کلامیاں)

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! ان سے کہیں کہ یہ تعریفیں نہ کریں۔

جناب سپیکر: آپ لوگ درمیان میں interference نہ کریں۔ بڑی مہربانی۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! یہ اس کی رپورٹ لے کر آئیں اور پنجاب حکومت نے اپنے آپ کو منوایا ہے۔ اب یہ سچ سننے کی ہمت پیدا کریں۔

MR SPEAKER: Order please, Order in the House.

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! ان کا ایک اور جھوٹ میں اس ایوان اور قوم کے سامنے لے کر آنا چاہتا ہوں کہ ہر مرتبہ یہ out of school بچوں کی بات کرتے ہیں۔ اس کے بارے میں، میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ National Institute of Population Studies کے سروے کے مطابق جو انہوں نے اپنا سروے کیا ہے کیونکہ یہ جو بار بار غلط اعداد و شمار دیتے ہیں کہ اڑھائی کروڑ سے زائد بچے سکولوں سے باہر ہیں تو اس سروے کے مطابق 5 سے 16 سال تک کی عمر کے جو کل بچے پنجاب میں ہیں جیسا کہ یہ 30.6 ملین روپے کی جو figure دیتے ہیں کہ اتنے بچے سکول سے باہر ہیں تو اس میں سے 23 ملین بچے already schools میں پڑھ رہے ہیں اور بقایا جو 7.06 ملین بچے ہیں ان میں سے ہر سال ہم 4.06 ملین بچوں کو سکول میں لے کر آ رہے ہیں اور 2018 تک پنجاب میں سکولوں سے کوئی بچہ باہر نہیں رہے گا۔ آج ان کی جو cut motion ہے وہ پنجاب کی ایجوکیشن پر ڈاکا مارنے کی کوشش ہے کیونکہ چیف منسٹر کا وژن پنجاب میں تعلیم کو آگے لے کر جانا ہے اور out of school بچوں کے لئے آج راجہ اشفاق سرور کی سربراہی میں ایک کمیٹی کام کر رہی ہے جس کا آغاز بھٹوں، ریسٹورنٹس، پٹرول پمپس اور آٹو ورکشاپس پر کام کرنے والے بچوں سے کیا گیا۔ یہ سارے قوم کے بچے تعلیمی اداروں میں آئیں گے اور تعلیم کے زیور سے آراستہ ہوں گے۔ یہ وژن ہے میاں محمد شہباز شریف اور حکومت پنجاب کا اور اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ آج ہماری نہیں بلکہ بین الاقوامی اداروں کی figures بتا رہی ہیں کہ پنجاب میں teacher attendance 93 percent سے اوپر جا چکی ہے جو کہ پارک شائر سے بہتر ہے۔ پنجاب میں student attendance 92 percent سے اوپر جا چکی ہے اور اس کو ہم نے انشاء اللہ اگلے دو سال میں 96 فیصد تک لے کر جانا ہے۔ ہم نے Teacher Training Domain میں کیمرج یونیورسٹی اور یونیورسٹی آف لندن کے ساتھ agreements کئے ہیں۔ اگلے سال تک پنجاب میں جو ہم نے In-service Training اور Pre-service Training کا آغاز کیا ہے اس سے پنجاب

کا 4لاکھ ٹیچر پنجاب کی قسمت بدلنے کے لئے اپنا کردار ادا کر رہا ہو گا۔ یہ پنجاب حکومت کا وژن ہے کہ اس کے ساتھ ساتھ وہ سکول جو off-grid تھے جہاں پر electricity available نہیں تھی، پنجاب کے 5ہزار سکولوں میں solar solution لایا جارہا ہے اور اس سال سولر انرجی سے 5ہزار سکولوں میں بچوں کو روشنی provide کی جائے گی۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: No, interference please. یہ میرا کام ہے تو میں دیکھ رہا ہوں آپ لوگ تشریف رکھیں۔ This is not good. رانا صاحب! آپ بس wind up کریں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں اس کو wind up کر رہا ہوں۔ یہ جو باتیں کرتے ہیں کہ پنجاب کے بچے سکولوں میں نہیں آ رہے تو پنجاب کے سکولوں میں بچوں کی تعداد پچھلے آٹھ سال میں 90لاکھ سے ایک کروڑ 25لاکھ ہو گئی ہے---

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب! بڑی مہربانی۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں آخری بات کرتا ہوں کیونکہ یہ بڑا اہم پوائنٹ ہے۔ ہم اگلے دو سال میں 26ہزار additional class rooms دے رہے ہیں تاکہ enrollment بڑھ سکے۔ اس سال ایک خطیر رقم رکھی گئی ہے جس میں ہم 76ہزار اساتذہ کی بھرتی کر رہے ہیں۔ ایک اور بڑی بات کروں گا کہ پنجاب کی اب کوئی یونین کونسل گرلز ہائی سکول کے بغیر نہیں رہے گی، یہ بچیوں کے لئے ہمارا اہم اقدام ہے---

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب! اب بس کریں کیونکہ ٹائم ختم ہو چکا ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ بچیوں کے لئے ہم ایک ہزار روپے اور جنوبی پنجاب کے گیارہ اضلاع میں چار لاکھ بچیوں کو ایک ہزار روپے مہینہ دینے جا رہے ہیں تاکہ وہ تعلیم کی طرف آ سکیں۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! جو کچھ جنوبی پنجاب میں ہو رہا ہے اس حوالے سے میں کافی اہم باتیں کرنا چاہتا تھا لیکن اپوزیشن کی اس cut motion کو reject کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔اب سوال یہ ہے کہ:

"61۔ارب27کروڑ36لاکھ18ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مد مطالبہ زر نمبر PC-21015 "تعلیم"کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

(تحریک نامنظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو61۔ارب27کروڑ36لاکھ18ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2017کو ختم ہونے والے مالی سال2016-17کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"تعلیم"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: اب ہمguillotine applyکرتے ہیں جیسا کہ پہلے اعلان کیا گیا تھا۔باقی ماندہ مطالبات زر پر قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب1997کے قاعدہ144(4)کے تحتguillotineکے اطلاق کے ذریعے کارروائی شروع کرتے ہیں۔

مطالبہ زر نمبرPC-21001

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو81لاکھ 51ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2017کو ختم ہونے والے مالی سال 2016-17 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"افیون"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! انہوں نے ڈھیلی سی"ہاں"کہی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں تو آپ کو کیوں اعتراض ہے؟ جو اس کے حق میں نہیں ہیں وہ جس طرح مرضی اونچی آواز میں کہیں۔اگر آپ نے"ناں"نہیں کہنی تو کیا یہ متفقہ طور پر ہے؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ دوبارہ ہم سے پوچھتے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

(نعرہ ہائے تحسین)

مطالبہ زر نمبر PC-21002

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 4۔ارب 49 کروڑ 12 لاکھ 76 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال 17-2016 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21003

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 8 کروڑ 92 لاکھ 24 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال 17-2016 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صوبائی آبکاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21004

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 78 کروڑ 95 لاکھ 46 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی

سال 17-2016 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا
دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سٹامپس" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21005

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 2۔ارب 74 کروڑ 22 لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو
ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی
سال 17-2016 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا
دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21006

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 10 کروڑ 49 لاکھ 91 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو
ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی
سال 17-2016 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا
دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "رجسٹریشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21007

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 13 کروڑ 37 لاکھ 11 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو
ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی
سال 17-2016 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا
دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اخراجات برائے قانون موٹر گاڑیاں"
برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21008

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو96کروڑ3لاکھ65ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2017کو ختم ہونے والے مالی سال 2016-17 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "دیگر ٹیکس و محصولات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21009

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو16۔ارب36کروڑ48لاکھ56ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2017کو ختم ہونے والے مالی سال2016-17کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "آبپاشی و بحالی اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21010

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو31۔ارب99کروڑ58لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2017کو ختم ہونے والے مالی سال2016-17 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "انتظام عمومی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC-21011

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو15۔ارب 15 کروڑ 41لاکھ 51 ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال2016-17 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"نظام عدل"برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC-21012

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو9۔ارب 93 کروڑ 59 لاکھ 95 ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال2016-17 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"جیل خانہ جات و سزا یافتگان کی بستیاں"برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC-21013

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو88۔ارب 63 کروڑ6لاکھ 69 ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال2016-17 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"پولیس"برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21014

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 15 کروڑ 90 لاکھ 69 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال 2016-17 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "عجائب خانہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21017

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 12۔ارب 83 کروڑ 56 لاکھ 23 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال 2016-17 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صحت عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21019

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 59 کروڑ 93 لاکھ 85 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال 2016-17 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ماہی پروری" برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21020

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو4۔ارب 24 کروڑ49 لاکھ 41 ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2017کو ختم ہونے والے مالی سال17-2016کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"ویٹرنری"برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21021

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 22 کروڑ50 لاکھ 61 ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2017کو ختم ہونے والے مالی سال17-2016کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوا دیگراخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"امداد باہمی"برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21022

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو7۔ارب 56 کروڑ5 لاکھ 83 ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2017کو ختم ہونے والے مالی سال17-2016کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"صنعتیں"برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21023

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو3۔ارب97 کروڑ28 لاکھ19 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2017 کو ختم ہونے والے مالی سال17-2016 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرق محکمہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21024

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو4۔ارب10 کروڑ48 لاکھ45 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2017 کو ختم ہونے والے مالی سال17-2016 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سول ورکس" برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21025

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو7۔ارب84 کروڑ80 لاکھ71 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2017 کو ختم ہونے والے مالی سال17-2016 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مواصلات" برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21026

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو33 کروڑ61 لاکھ63 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2017 کو ختم ہونے والے مالی سال17-2016 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"محکمہ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ ڈیپارٹمنٹ" برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21027

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک ارب 55 کروڑ79 لاکھ51 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2017 کو ختم ہونے والے مالی سال17-2016 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"ریلیف"برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21028

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک کھرب28۔ارب روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2017 کو ختم ہونے والے مالی سال17-2016 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"پنشن"برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21029

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 22 کروڑ 32 لاکھ 35 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال 17-2016 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ" برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21030

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 65۔ ارب 45 کروڑ 30 لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال 17-2016 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سبسڈیز" برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21031

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 2 کھرب 82۔ ارب 27 کروڑ 72 لاکھ 96 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال 17-2016 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرقات" برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21032

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 6کروڑ89لاکھ79ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2017کو ختم ہونے والے مالی سال17-2016 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شہری دفاع" برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-13033

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک کھرب24۔ارب49کروڑ11لاکھ60ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2017کو ختم ہونے والے مالی سال17-2016کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "غلے اور چینی کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-13034

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 4کروڑ ایک لاکھ33ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2017کو ختم ہونے والے مالی سال17-2016کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "میڈیکل سٹورز اور کوئلے کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

(اس مرحلہ پر قائد ایوان ہاؤس میں تشریف لائے)

مطالبہ زر نمبر PC-13035

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جوایک ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2017کو ختم ہونے والے مالی سال17-2016 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگراخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"قرضہ جات برائے سرکاری ملازمین "برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-13050

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو10۔ارب روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2017کو ختم ہونے والے مالی سال 17-2016 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"سرمایہ کاری"برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-12037

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو45۔ارب52کروڑ80لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2017کو ختم ہونے والے مالی سال17-2016 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداخراجات کے ماسوا دیگراخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"تعمیرات آبپاشی"برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC-12038

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو56کروڑ53لاکھ95ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2017کو ختم ہونے والے مالی سال2016-17کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زرعی ترقی و تحقیق" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC-12040

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو50کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2017کو ختم ہونے والے مالی سال2016-17 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ٹاؤن ڈویلپمنٹ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC-12041

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو78۔ارب98کروڑ92لاکھ67ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2017کو ختم ہونے والے مالی سال2016-17کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شاہرات و پل" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-12042

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 35۔ارب 91 کروڑ 92 لاکھ 45 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال 17-2016 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرکاری عمارات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-12043

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 15۔ارب 52 کروڑ 95 لاکھ 93 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال 17-2016 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے میونسپلٹیز/ خودمختار ادارہ جات" وغیرہ برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 27۔ جون 2016 صبح 11:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔